وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ

بحمد اللہ درین ایام نیک فرجام کتاب السیف الجلیل مقبول بارگاہ رب الجلیل مسمی بہ

السیف الجلیل

بیادگار

جشن دربار دہلی بتقریب تاجپوشی جہان شاہ دوران ایڈورڈ ہفتم

قیصر ہندوستان دام اقبالہ

من تالیف لطیف

حامی سنت ماحی بدعت حضرت مولوی حاجی نور محمد الٰہی بخش صاحب اعظم گڈھی حال وارد بمبئے

بغرض افادہ اہل اسلام

بسعی تام خیرخواہ خواص و عوام جناب حاجی محمد ابراہیم خان محمد صاحب رئیس بمبئی رپن روڈ

محلہ ابراہیم پورہ

در مطبع دت پرشاد بمبئی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین والصلوۃ وسلام علی رسولہ الکریم محمد والہ وازواجہ واصحابہ اجمعین اما بعد ازجانب بندہ عاجز خاکسار ابوعبدالرحمن نور محمد بن الٰہی بخش بن تراب علی بن احمد صدیقی علاؤ الدین پٹوی اعظم گڈھی جمیع مؤمن مسلمان کی خدمت بابرکت مین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - التماس فدوی کا یہ ہے کہ سنہ ۱۳۱۰ھ مین ایک روز عزیز اعظم برادر معظم و مکرم حضرت جناب حاجی ابوعبدالرحمن محمد ابراھیم بن خان محمد صاحب مدظلہ ساکن بمبئی نے مجھ ناچیز سے فرمایا کہ آپس کے اتفاق وحسن اخلاق عدل وانصاف واحسان عام و شفقت محبّت وغیرہ کے بیان مین ایک رسالہ مختصر از روے کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ کے آپ تحریر فرماوین کہ جس سے انسان دیکھ سنکر ہدایت پاوین اور بغض ونفاق بدگمانی وتہمت حسد وعداوت ظلم وکینہ دور کرکے ایک دوسرے سے محبت الفت شفقت رحمت رکھین - اور ہر ایک شخص دولا ر وپیار وشوق و ذوق سے بولین اور ملین - اور کسی کے کام مین عیب جوئی نہ کرین ہر ایک جماعت اتفاق اتحاد سے رہین بلکہ اونکی محنت ومشقت کے کاروبار اور دکھ درد و ہر حال مین کوشش کرین اور شریک رہین **جناب** بھائی نور محمد صاحب ہم فی زماننا ہندوستان کے اکثر مسلمانون مین دیکھتے وسنتے ہین کہ بالکل احسان و حسن اخلاق ومحبت اتفاق وعدل وانصاف نہین ہے اور اسی نااتفاقی کے وجہ سے بالکل دین اسلام

سست وضعیف ہورہاہے - اومسلمان ہرایک تکالیف مین گرفتار - اورتمام دین اسلام کی باتون سے عمل کرنے وکرانے سے مجبور رہین - اور مین بھی ۱۳۰۸ھ مین اس مضمون کی کچھ آیت وحدیث کو لکھا ہوا ہے آیت اوسی کو کچھ زیادہ کرکے تحریر فرماوین - پس بوجہہ فرمانے مشفق شفیق مخلص حبیب کے اس خاکسار ذرہ بیمقدار شفاعت کے امیدوار نے سنہ مذکور مین ایک رسالہ اوپر دو باب کے لکھدیا اور نام اسکا **التحفۃ الخلیل** رکھا اول باب مین آیتون سے مع تفسیر کے - ثانی باب مین احادیث سے مع شرح کے بیان کی - اب اللہ الرحم الراحمین احکم الحاکمین کے درگاہ مین یہ التجا صبح ومسا ہے کہ اس رسالہ کے پڑھنے و سننے اور اسکے مطابق عمل کرنے کی ہرایک مسلمان کو توفیق عطا فرماوے آمین یارب العالمین - ربِّ

يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

باب الاوّل

اس مین آیت حسن اخلاق واحسان عام وغیرہ کے تحریر ہین - اول مسلمانون اسبات کو معلوم کرو اور دل سے سمجھو کہ ہم تم سب انسان کو اللہ پاک پروردگار احکم الحاکمین رب العالمین الراحم الراحمین اور رسول مقبول محمد مصطفےٰ رحمۃ للعٰلمین نے کونسی بات کرنے کو بتلایا وسکھلایا ہے کہ جسکے بجالانے سے اوسکی خوشنودی رضامندی حاصل ہوتی ہے سو جان لو کہ وہ تمام اسلام کی باتین ہین - اوسکے سوا دیگر کے اقوال وافعال وتجربہ کار اگرچہ سابقین کے حکیمون فیلسوفون وغیرہ وغیرہ کا کیون نہ ہو قابل سند واعتبار نہین بلکہ مردود کما قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ اٰلِ عمران وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ اور جو کوئی چاہے سوا دین اسلام یعنے جو حکم برداری اللہ کی ہے اوسکے سوا اور کوئی دین تو پھر ہرگز قبول نہ کیا جاویگا وہ دین اوس سے اور وہ آخرت مین نقصان پانے والون مین سے ہوگا یعنے دین اسلام ترک کرنے کی وجہ سے **تفسیر حسینی** وغیرہ مین ہے کہ یہ آیت اون لوگون کے واسطے تہدید ہے کہ جو دین اسلام کے سوائے اور کسی دین کے طالب ہین یعنے پسند کرتے ہین دوسرے ملت کے قول وکردار کو - سو یہ اللہ کے نزدیک پسند نہین بلکہ مردود ہے - بس پس وہی محبوب مرغوب باری تعالیٰ ہے جو اوسکے رسول مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل وتقریر سے واضح ہوا ہے کما قال تبارک وتعالیٰ فی سورۃ النساء وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا اور جو کوئی مخالفت کرے رسول اللہ سے بعد اوسکے کہ جب ظاہر ہو چکی اوپر اوسکے راہ راست یعنے جب معلوم ہوا کہ حضرت کی راہ صحیح ودرست ہے اور حکم حق ہے بعد اس جانچ

سے مخالفت کرے اور پیروی کرے سوائے مسلمانوں کی راہ کے یعنے سوائے اوس راہ کے جس پر مومن
مین اعتقاداً اور عملاً ہیں جو مسلمانون کی راہ و چلن کو چھوڑ دیں تو ہم بھی اوسے چھوڑ دینگے اوسکی طرف
جس راہ کو پکڑی کو پسند کی اوسنے اور داخل کرینگے ہم اوسے دوزخ مین اور بڑی جگہ ہے دوزخ جانے
رہنے کو مطلب آیت کا یہ ہوا کہ جو موافق حدیث کے نام ہمیشہ کرتا وہ کام جو دوزخی ہے اور جو موافق کریگا
دوست اللہ کا ہے جیسا قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ النور وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ
وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ اور جو کوئی فرمان اللہ کا اور اوسکے رسول کا یعنے اللہ کے فرائض
مین اور حضرت کے سنتون مین یا ہر ایک بات مین جو وہ فرماوین اطاعت کرے اور ڈرے اللہ کے عذاب الٰہی سے
گذرے ہوئے گناہو پر اور پرہیز کرے غصہ اوسکے سے اور گناہ نہ کرے آئندہ پس یہ لوگ وہی ہین مراد کو
پہونچنے والے جنت کی نعمتون کے ساتھ فائدہ حضرت کی چال و چلن پر ہمیشہ وہ برابر ہی چلنے کو قرآن مجید
و فرقان حمید کی اکثر آیتون سے ثابت ہوتا ہے۔ سو ان آیتون کا اس رسالہ مختصر مین بیان کرنا گنجایش نہین
اتنا بس ہے خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ جو سورہ بقرہ مین ہے اور بھی اوسی مین ہے فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ
اور آل عمران مین ہے ۴ع قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ الآیۃ اور بھی اوسی مین ہے قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ الآیۃ
اور آل عمران کے ۱۴ع مین ہے وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور نساء مین ۲ع ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ

الآیۃ اور بھی اوسی مین ہے ۸ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الآیۃ اور نساء کے ۹ع مین ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ الآیۃ
اور بھی نساء کے ۱۱ع مین ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ الآیۃ اور شروع انفال مین وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ اور احزاب مین ۵ع ہے وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ الآیۃ اور اوسی کے ۹ع مین ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا اور فتح کے ۲ع مین ہے فَاِنْ تُطِيْعُوْا الآیۃ اور بھی ۴ع اوسی مین ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ
الآیۃ اور بھی اسیطرح اطاعت اللہ و رسول و عمل بر قرآن و حدیث کے سیکڑون آیت قرآن مین ہین پس جو بموجب قول فعل
رسول اکرمؐ بجا لاویگا وہ اللہ کا حبیب و جنتی ہے۔ اور جو دوسرا چلن اختیار مین لاویگا وہ شیطان و جہنمی ہے اور سارے اعمال
اوسکے ستیاناس ہونگے کما قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ محمد وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ اور نہ خراب کرو اور نہ ضائع کرو نیکیان اپنی یعنے
خرابست کرو عملون کو اور باطل نہ کرو اور بیہودہ نہ بناؤ نیکیون کو ساتھ ریا و سمعہ و تکبر و عجب و نافرمانی کے فائدہ بس معلوم ہوا کہ
وہی قول و فعل مقبول محبوب پاک پروردگار عالم ہے کہ جو شریع کے موافق مطابق ہوتا ہے اور حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم اسیواسطے آئے کہ تمام آدمیون کا اقوال افعال بارئتعالیٰ کے مرضی مطابق موافق ہو یعنے ملت ابراہیمیہ جاری رہے تو
لیے آدمیون اس امر کو حضرت نے تمام لوگون سے کہا کہ تم اب مومن مسلمان ہوکر یہ کام کرو بجا لاؤ کہ اللہ کے فرائض واجبات
کو ادا کرو پاکی ناپاکی حلال حرام اچھا برا شرک کفر کی تمیز کرو۔ تکبر ریا شرک کفر ظلم حسد بغض کینہ عداوت تہمت بدگمانی
سے بچے رہو آپس مین محبت شفقت الفت رحمت سے ملتے رہو حسن اخلاق خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔ آپس مین

عدل و نرمی و انصاف کرو اللہ رب العرش العظیم نے جو وضع و صورت قرآن مجید فرقان حمید کے ذریعہ سے ہمکو بتلایا ہے وہی سب طریقون سے عمدہ و افضل ہے اگرچہ قبل حضرت کے بہت سے لوگون نے حسن اخلاق عدل و انصاف وغیرہ طریق کو نکالا لیکن جب سرور کائنات خلاصہ موجودات سید الکونین رسول الثقلین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا نزول ہوا تو وہ طریق اللہ تعالی کو ناپسند آگیا موافق نہین آیا افراط تفریط ہوگیا اور جو بذریعہ وحی کے اعمال حمیدا قوال سعیدا فعال شریف احوال حنیف فی اخلاق حسن و اتفاق جمیلہ احسن تہا دہ حاصل ہوا اللہ تبارک و تعالی نے بار بار سکہلایا بتلایا کہ تم سب اتفاق سے رہو یہان تک اپنے رسول کو حکم کیا کہ پکار و خلق کو اپنی راہ کی طرف ساتھ ایسی پکی بات سے کہ حق کو ثابت کرے اور شک شبہے کو زائل کرے۔ اور ساتھ نصیحت نیک سے کہ فائدہ دینے والی و نفع کرنے والی حکایتین ہین اور مباحثہ کرا دنسے ساتھ ایسی راہ سے جو بہتر ہے یعنے نرمی و خوشخوئی کے ساتھ کما قال اللہ تعالی فی سورۃ النحل اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ بلا طرف راہ پرورد گار اپنے کے ساتھ حکمت کے اور نصیحت نیک کے اور جھگڑا کرا وننسے ساتھ اوس چیز کے کہ وہ بہت بہتر ہے دیکھو ہمارے رسول مقبول محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کو باریتعالی اسنے کافرون مشرکون کے ساتھ بات سمجہانے و حکم سنانے و بری باتون کے مذمت کرنے و نیک باتون کی ترغیب دینے کو کس سہولت و خوش اخلاقی کے ساتھ بحث کرنے کو فرمایا پس آپ نے بھی اوسی حکم مطابق عمل کیا یعنے حضرت ایسا نہین کرتے کہ جب کسی کو کوئی فعل بد کرتے کہتے دیکھتے سنتے تو بے عنوانی کی راہ سے پیش آتے مسلمانون خیال کرو کہ اللہ تعالی نے مصحف مین اون پاک احکام و عمدہ اخلاق و ہر ایک قسم کی نصیحت و مصلحت کو متفرق مقامون مین بیان کیا ہے تفسیرون کے دیکھنے و سننے سے یہ دولت و لذت حاصل ہوتی ہے۔ اس وضع و صورت مین کوئی کتاب خاص یا صحیفہ یا سورہ یا رکوع مجموعی جمع نہین کہ جس سے ایک مقام پر خاص کوئی مطلب حاصل ہو۔ پس تصدیق ایمان یہ ہے کہ نیکی کرے دوسرے کے ساتھ بمقابلہ بدی کے کما قال اللہ تبارک و تعالی فی سورۃ فصلت وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ اور نہین برابر ہوتی نیکی نہ بدی جزا سزا مین یعنے نرمی و خوش خلقی و رجات لگلزار سختی و بدخوئی مین درکات النار ہے پس دفع کر بدی کو ساتھ اوس خصلت کے کہ نفس الامر مین وہ بہت نیک ہے یعنے غصہ کو ساتھ حلم کے تسکین دیوے۔ اور گناہ کو ساتھ عفو کے مٹاوے اور لغو سے غفلت کے ساتھ درگذر رہے پھر جب تو ایسا کریگا اوسکے ساتھ کہ ہو تیرے اوسکے درمیان عداوت تو ضرور وہ تیرا دوست ہو جاویگا مخلص **تفسیر** مین اکثر مفسرین فرماتے ہین کہ باری تعالی نے محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اے محمد صلعم ڈال وثال نفے لا ستن کو

(۵)

اور نہین برابر ہوتی نیکی اور نہ برائی دفع کر بدی کو ساتھ اوس خصلت کے کہ وہ بہت ہی نیک ہے تاکہ جان و شخص کہ ہے بیچ تیرے اور درمیان اوسکے دشمنی ہے گویا کہ وہ دوست ہے قرابتی ۱۲

بھلی بات سے کیونکہ برابر نہین بھلائی اور برائی - جب کا فر و پرغصہ آوے تو صبر کرکے آہستہ جواب دے اور بیہودہ بات سے تغافل کر جب ایسا سلوک عمل مین لاویگا پس دشمن تیرا دوست ہوجاویگا - اور جان لو بھائیو کہ غصہ کے وقت نرم جواب نہین آتا مگر اونکو حاصل ہے کہ جو صبر کرتے ہین گالی پر اور نہین صبر کرتے وہ مگر جو نصیب والے ہین - اور کاش اگر ابلیس علیہ اللعنۃ تیرے دل مین خطرہ ڈالے غصہ کے وقت کہ صبر و نرمی مت کر بلکہ ناسخن بول دشمن کی زبان کو توڑ تو اوس وقت پناہ مانگ اللہ سے بیشک اللہ وہ سننے والا جاننے والا ہے سب کچھ ہمارا امام اعظم ابی حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ کوفی ایرانی المتوفی ۱۵۰ھ رحمۃ اللہ علیہ سے اتفاقاً مین منقول ہے فرمایا کہ مین سنتا ہون کہ کوئی شخص مجھے برا کہتا ہے تو اوسکے حق مین بھلائی و تعریف کرتا ہون دعائے خیر دیتا ہون سو وہ مجھے بھلا کہنے لگتا ہے مروی ہے کہ امام اعظم کو کسی نے طمانچہ مارا تو آپ نے فرمایا کہ مین بھی تجھے طمانچہ مار سکتا ہون لیکن نہ مارونگا - اگر قیامت کے دن مجھے خلاصی ملی اور اللہ میری شفاعت قبول فرماوے تو بغیر تیرے جنت مین قدم نہ رکھونگا محمد والسطور کہتا ہے کہ ہمارے امام اعظم صاحب نے سچ فرمایا آدمی کا بھلا کیون نہ ہو ضرور ایسا ہی ہوگا جبکہ باریتعالی نے یہ صاف فرمادیا کہ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ کہ جو لوگ خرچ کرتے ہین اور دیا کرتے ہین یعنے مال و لباس و طعام و بھلی بات کہتے ہین خوشی و سختی مین یعنے تونگری اور درویشی مین صحت و آفت و گرانی و ارزانی مین - اور ہضم کرنے والے ہین غصہ کو طاقت قوت کے وقت - اور معاف کرتے و چھوڑ دیتے و درگذرتے ہین - اوسکو جسنے اونپر ظلم کیا - اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والون کو یعنے بوجہ تحمل و بردباری و تواضع و فروتنی کے مارنے یا گالی دینے یا ناسخن وغیرہ بولنے سے وہ خاموش رہتے ہین - کیونکہ جب جواب دیا صبر نہ کیا تو محبت رحمت شفقت الفت اوسمین نرہی - اسی واسطے اللہ پاک ارحم الراحمین اونھین لوگون کی شان مین اپنے کلام پاک کے اندر اکثر مقام مین فرماتا ہے کہ یہ ہمارے دوست و حبیب ہین کہ اتنی تکلیف و لعن و طعن بہتان گالی وغیرہ پر ساکت رہے زبان سے کچھ نہ بولے بلکہ ساتھ دیتے رہے مسلمانون خیال کرو کہ سابقین کے پیغمبران کسطرح آدمیون کے ساتھ رہتے تھے سیکڑون ہزارون باتین واہیات مخالف سناتے وہ بالکل خاموش رہتے جیسے حضرت نوحؑ و ہودؑ و صالحؑ و لوطؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و ذکریاؑ و یونسؑ و ایوبؑ علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہ کا حال مشہور و معروف اظہر من الشمس ہے - دیکھو اے مسلمانون پیغمبرون کو بری بات کہنے کے علاوہ کیسی کیسی سخت مصیبت و فضیحت مین لوگون نے ڈالا تھا - مگر صبر کیا شکر بجا لا کر دم نہ مارا ذرا جواب نہ دیا بلکہ اون کے حق مین نیک دعا کیا پھر جو لوگ ایسا کرینگے اونکو بھی مانند پیغمبران و مردمان صالحان اجر عظیم عطا ہوگا کما قال تبارک و تعالیٰ فی سورۃ الصفات ع ۳ وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اور باقی جو لکھے

نوحؑ پر تعریف و نیکی بیان کرنا پچھلون مین جو اُمت محمدؐ مین ہین سلام نوحؑ پر اہل عالم مین بیشک ہمنے جسطرح نوحؑ کو جزا اوسی تکلیف کے صبر کرنے پر اوسی طرح جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنیوالون اُمت محمدؐ کو - بلکہ اونکے ساتھ اللہ تعالیٰ رہتا ہے کقولہ تعالیٰ فی سورۃ العنکبوت ع ۷ وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ اور تحقیق اللہ البتہ احسان یعنے نیک کام کرنے والون کے ساتھ ہے صاحب تفسیر کبیر وغیرہ فرماتے ہین کہ آیت عام ہے جہاد اور احیار سنت وغیرہ پر - بس کوشش و محنت و محبت و صبر و احسان وغیرہ کا یہی حال ہے - جو اوسکو بجا لاتے و احسان عام کرتے ہین اونھین کو یہ دولت و عظمت حاصل ہے - اور جان لو کہ مؤمن مسلمان تو اوسکو ضرور ہی کرتے ہین بیشک اونکو کرنا لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورۂ بقرہ ع ۲۴ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اور نیکی کرو یعنے مخالفون کے ساتھ اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والون کو بس آدمی کسی ایک اونی مخالف کے ساتھ سلوک کرکے دیکھہ لیوے ہرگز کبھی خلاف نہوگا مگر ایسا بھی نہین کہ موقع پاکر بدلا لیوے اور اللہ ارحم الراحمین سے امید بھی احسان کا چاہے قرآن پر کامل یقین رکھے صاف اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد کیا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ اور بھی فرمایا وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ اور بھی فرمایا وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ یعنے دشمنون کے لغویات پر صبر کرو اون کے برے افعال پر تحمل کرو پھر آرام و انعام لو - دیکھو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا کچھہ برتاؤ اپنے بھائیون کے ساتھ کی ایکبار بھی باریتعالیٰ کے روبرو دعاے بد سے اونکو یاد نہ کیا جسکا قصہ مشہور و معروف ہر بشر اکبر اصغر پر اظہر من الشمس کمثل نصف النہار ہے خیال فرمائے پھر کیا کچھہ اون برادرون نے حضرت یوسف علیہ السلام سے مصر مین عجز و انکساری کی اور ثنا و مدح کے ساتھہ پیش آئے فائدہ یہ ہے وہ جو فرمایا اللہ نے سورۃ قصص ع ۸ وَاَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ اور احسان کرو بندگان خدا کے ساتھ جیسا کہ احسان کیا ہے اللہ نے اور نعمت بھیجی ہے تیرے طرف دنیا مین اور مت ڈھونڈہ فساد بیچ زمین کے ساتھہ تکبر و ظلم کے تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہے فساد کرنے والون کو جو دنیا کے سبب سے لوگون کے ساتھہ اپنی بڑائی کرتے و اتراتے ہین گھمنڈ فخر مین رہتے ہین جیسے قارون فرعون نمرود شداد وغیرہ بھائیو مسلمانون تمام کتب تفاسیر کبیر سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر طرح احسان ہی مین فائدہ آرام و انعام ہے اور آخرت مین مع اللہ کا ساتھہ ہی ہے کما قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ الاحقاف ع ۲ لِیُنْذِرَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَبُشْرٰی لِلْمُحْسِنِیْنَ یعنے اے محمدؐ تو کہ ڈراوے اون لوگون کو کہ جنھون نے ظلم کیا اپنے جانونپر ساتھہ کفر و معصیت کے اور قرآن خوشخبری دینے والا ہے نیک کام کرنے والون کے لئے ساتھہ رضامندی اللہ کے - دیکھو ذراسی بات کی وجہ سے آپسمین بھائی مسلمان بگڑ جاتے ہین زبان درازی کرنے لگتے ہین مارے حسد بغض عداوت کینہ کے بول بات طعام سلام ہدیہ تحائف کے تارک ہوجاتے ہین پھر کس

کس قسم کے آفات و بلایات و تکلیفات اور واہیات معاملات مین مبتلا ہوتے ہین کیا رسے پھر کیا ہو گئے ہین جلنے عقل کے اندھے کہ نرم دل ہونا او محبت سے آپسمین رہنا و احسان کرنا یہ اللہ کو محبوب مرغوب ہے یہان ذرا سنئے اور خیال فرمایئے کہ جنگ احد کے روز جب ہزیمت کھا کر مسلمان پھرے تو اوسوقت باریتعالی حضرت کے حسن اخلاق کے شان مین کیا کچھ فرماتا ہے کما قال اللہ تبارک و تعالی فی سورۃ العمران ع ۱۷ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ پس اللہ کی رحمت سے تو لے محمد نرم دل ہوا واسطے اونکے جو بھاگے احد کی لڑائی مین اگر ہوتا تو بد خو سخت گو غصہ ظاہر کرنیوالا سخت دل نامہربان تو البتہ اصحاب تیرے نزدیک سے ملول ہو کر چلے جاتے پس تو معاف کر اے محمد اونکی وہ تقصیر جو اون لوگون نے تیری خدمت مین کی ہے اور بخشش مانگ محبت سے اونکے واسطے اوس قصور پر جو تیرے حق ادا کرنے مین اونھون نے کاہلی کی ہے اور مشورہ کر اونسے لڑائی کے کام مین فائدہ بس آدمی پر لازم ہے اگر مسلمان ہے تو انسان کے ساتھ کدورت و شدت بغض عداوت کینہ حسد نہ کرے بلکہ دلجوئی خوشخوئی نرم دلی باتون میٹھی کے ساتھ ہمیشہ پیش آوے کہ یہ اللہ کی رحمت کا سبب ہے یعنے جسپر اللہ کا رحم و کرم ہے بس وہ ہر حال مین دل رحم و نرم ہوتا ہے اور جس سے اللہ ناخوش وہ ہر وقت بدخو بے رحم و کرم رہتا ہے سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر کیا کچھ اون کا مرتبہ اللہ کے نزدیک کہ جسکو حسن اخلاق و مکارم اخلاق نصیب۔ اور سمجھہ لینا چاہئے کہ عمدہ و افضل و اعلی و بہتر حسن اخلاق وہ ہے کہ باوجود قدرت و قوت و زور طاقت ہونیکے اپنی منفعت پر غیر کی منفعت کو مقدم کرنا اپنے دشمنون مخالفون حاسدون بدخواہون سے احسان و مروت و شفقت و محبت کرنا بلکہ عین وقت بغاوت کے مخالفون کی خطاؤن سے درگذرنا اور ہما سمونکی بدخواہیون کو فوراً معاف کرنا اونکی عداوت و بغاوت و رنج دہی پر صبر کرنا اور برائی کے عوض ہر حال مین اونسے بھلائی کرنا اون کو عمدہ الفاظ کے ساتھ یاد کرنا اونکے لئے نیک دعا دارین کی چاہنا مسلمانون ذرا خیال کرو ہمارے ملت ابراہیمیہ طریق حنفیہ یعنے بموجب قرآن مجید اسلام مین امت محمدیہ کو کیا کچھ عمدہ ادب بتایا یا سکھلایا کہ جسکے ادا کرنے بجالانے سے خاص دشمن دوست دلی ہوجاتا ہے بلکہ وہ ایسے ایسے سلوک کے ساتھ پیش آتا ہے کہ تا یوم النشور فراموش نہین ہوتا شیطان ابلیس نے حضرت ابی ہریرہ کے ساتھ بمقدمہ چوری کیا کیا معاملہ کیا تھا ہم اس روایت کو انشاء اللہ الرحمن دوسرے باب مین بیان کرینگے۔ بہرکیف جب ہم مسلمانون کو باریتعالی یہ بات سکھلاتا ہے بذریعہ اپنے کلام پاک کے تو لازم ابدی ہے کہ ہر حال مین بدی کے عوض نیکی ادا کرین کیونکہ اللہ کا یہ حکم محکم ہے کہ تم اپنے دشمنون حاسدون سے برائی کے عوض مین بھلائی کرو محبت سے ملو کہ اسمین ثواب ہے کما قال اللہ تعالی فی سورۃ القصص ع ۶ أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا

رزقنٰهم ینفقون ۝ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ اون گروہ ہون کو دیا جائیگا دوہرا ثواب بسبب اوسکے
کہ اونھون نے صبر کیا اور دور کرتے ہین نیک بات سے بری بات کو یعنے برائی کے بدلے بھلائی کرتے
ہین۔ اور جو اونکو روزی دی ہے اوسمین سے خرچ کرتے ہین یعنے آپس مین دیتے لیتے ہین اور جب وہ
سنتے ہین اون سے بیہودہ بات طعن وتشنیع کی تو منہ پھیرتے ہین خاموش ہو رہتے ہین اوس سے کچھ تعرض
نہین کرتے صاحب تفسیر کبیر و اتقان و ابن کثیر و فتح البیان و حسینی و موضح القرآن وغیرہ مفسرین فرماتے ہین کہ
جب انصاری ایمان لائے تو ابی جہل وغیرہ کافر انکو گالیان دیتے تھے۔ یا کہ عبد اللہ بن سلام اور اونکے
یارون پر منافق طعن کرتے تھے پس یہ لوگ ساتھ نرمی کے اون کو یہ جواب دیتے کہ اللہ تم کو بھی توفیق ایمان
دے ہدایت کرے اور تم طعن زن نہ ہو گالی نہ دو۔ یہان ذرا خیال کرنیکا مقام ہے کہ خوش بات کے جواب مین
اچھا کلام کرنے سلام کہنے کا جب ہمکو فرمان باری تعالی ہوا کہ ذریعہ فلاح دارین ہے۔ تو اس بات پر ہفت
اقلیم یعنے ساری دنیا ہماری مطیع کیون نہ ہو جائیگی۔ لیکن یہ زبان کے کہنے سننے سے کچھ نہین ملتا نہ فائدہ ہوتا۔
ہان البتہ بجالانے سے دنیا کا آرام اور آخرت کا انعام حاصل ہوگا۔ کقولہ تعالیٰ فی سورۃ الرعد ع۳ وَيَدْرَءُوْنَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا اور دفع کرتے اونھون نے ساتھ
نیکی کے برائی یعنے برائی کرنیوالونکے ساتھ بھلائی کی وہ گروہ جنمین یہ صفتین ہین اونکے واسطے ہے انجام خیر
یعنے اس عمل کی جزا دنیا مین بھی عمدہ اور عاقبت مین جنتین پائدار ہین کہ اونمین ہمیشہ وہ لوگ رہینگے یعنے جن
لوگون پر ظلم ہوا تو عفو کر دیا اور جو قطع رحم رکھا تو اونھون نے عطیہ دیا اور جب رشتہ محبت توڑا تو اونھون نے
الفت جوڑا اوس سے ملاپ کیا شفقت کا طریق دکھلایا کقولہ تعالی فی سورۃ الشوریٰ ع۴ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ
يَغْفِرُوْنَ اور جسوقت غصہ ہوتے ہین لوگون پر نقصان یا برائی کی وجہ سے یا بسبب ایذا و دکھ کے تو اوسی
وقت معاف کر دیتے ہین درگذر کرتے ہین تفسیر ہین اونکی۔ تفسیر بیضاوی و رازی و [illegible] و فتح البیان مین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ابی بکر صدیق کی شان مین نازل ہوئی جبکہ آپنے
سارا مال اپنا اللہ اور اوسکے رسول پر ہبہ کر دیا تو ایک جماعت نے ملامت کی۔ اور لباب [illegible] مین ہے
کہ یہ آیت حضرت عمر فاروق کے شان مین آئی ہے کہ مکہ معظمہ مین لوگ اونکو گالیان دیتے تھے اور حضرت عمر غصہ
کو سنبھالکر تحمل کرتے تھے گالیان دینے والون سے کچھ تعرض نہ کرتے تھے۔ اے عزیزو اب ہم تمام مسلمانونکو
لازم ہے کہ اونھین بزرگونکے طریقہ و رویہ کو پسند کرین اختیار مین لاوین۔ دیکھئے تمام صحابہ کرام کس محبت و شفقت
کے ساتھ آپسمین رہتے تھے کہ جس سے ہر ایک نعمت عظمی دارین کا اونکو حاصل ہوا۔ کاش اگر کوئی اون لوگونکے
ساتھ بدعنوانی و سخت کلامی سے پیش آتا تو وہی جواب دیتے جو بہتر ہوتا کسی خبیث الناس کے مقولہ کا

نہ خیال ہوتا کما قال اللہ تعالےٰ فی سورۃ بنی اسرائیل پ ۱۵ وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَھُمْ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا اور کہدے میرے واسطے بندون میرے سے کہ کہین وہ بات کہ وہ بہت اچھی ہے تحقیق شیطان وسوسہ ڈالتا ہے درمیان اونکے تحقیق شیطان ہے واسطے آدمی کے دشمن ظاہر - اور سورۃ فصلت پ ۲۴ مین ہے اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اور نحل کے آخر مین ہے وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اور مباحثہ کرو اون سے ایسے طریق سے جو بہتر ہے یعنے نرمی و خوشخوئی و دلجوئی و خندہ پیشانی کے ساتھ ہر ایک حقیقت و طریقت و شریعت و حکمت مین یعنے سارا کام کیا وہ عبادات کیا معاملات کیا منجیات کیا مہلکات ہمیشہ ہر ایک مین حسن اخلاق کے ساتھ پیش آوے اگرچہ بعض مقام پر برائی کا بدلہ شارع نے جایز کی ہے - لیکن قرآن کا ہمکو بعدہ یہ حکم ہے کہ انکا لغزشون کی خطاؤن و برائیون کو معاف کرو بلکہ عموما درگذر کرو یہی کریمانہ اخلاق ہے - کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی سورۃ الشوریٰ پ ۲۵ وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ اور بدلا برائی کا برائی ہے مانند اوسکے پس جس شخص نے معاف کیا ستمگار اپنے سے کہ مسلمان ہے اور عوض نہ لیا یعنے مظلوم راضی ہوگیا صلح کرلیا بدلا نہ لیا پس ثواب اوسکا اوپر اللہ کے ہے یعنے مظلوم کو اللہ نیک بدلا عطا کریگا - اور ظالمون کو سخت تکلیف مین ڈالیگا - مفسرین کہتے ہین کہ ظالمین جفا مین نامرد ہین - البتہ مظلوم مردان مرد ہین - پھر بعد اسکے پ ۲۵ مین اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور البتہ جسنے صبر کیا لوگونکی ایذا پر اور بخشدیا اپنے ظالم سے بدلا نہ لیا تحقیق یہ صبر و معافی البتہ ہمت کے کام مین سے ہے - امام زاہدی رح فرماتے ہین کہ یہ کام بڑے جوان مردو نکا ہے ہر ایک کو یہ طاقت نہین ہوتی کہ جفا سے وفا کرے دیکھئے ہمارے حضرت رسول اکرم مقبول عالم رحمۃ اللعٰلمین شفیع المذنبین سرور کائنات خلاصۂ موجودات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وازواجہ واصحابہ وسلم نے غزوۂ احد مین جب سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کو بعد شہید ہونیکے دیکھا کہ وحشی وغیرہ کافرون نے اونکی بینی گوش و دست پاؤن کاٹ کر کلیجا نکال لیا ہے - تو آپ نہایت مغموم اور غایت درجہ کے ملول ہوتے اور آزردہ خاطر ہوکر کہا یا عمی حمزہ قسم اللہ کی اگر دین کے دشمنون یعنے کافرون مشرکون پر اللہ نے مجھے فتح دیا اسلام غالب ہوا سو تمھارے بدلے مین سبعین یا ثلثین کافرونکا ضرور ضرور مثلہ کرونگا - بس اوسی وقت فورا اللہ تبارک وتعالےٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے آیت بھیجکر اپنے رفیق اعظم شفیق اکرم محب دلی اصفیا ازلی کو غایت درجہ کی محبت کے ساتھ منع فرمایا صبر دلایا تسلی دیا خاموش کرایا - کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی سورۃ النحل پ ۱۴ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَھُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ اور اگر مثلہ کا بدلہ لو تم تو بدلہ لو اوتنا ہی جتنی تمکو تکلیف پہونچی یعنے ایک کو مثلہ کرو

ستر بچاس کو نہین - اور اگر صبر کرو اونپر عقوبت کرنے سے درگذر کرو تو البتہ وہ صبر بہت ہی بہتر ہے صابرون کے لئے بدلا لینے سے - علامہ جلال الدین سیوطی و ملا حسین واعظ کاشفی و امام فخر الدین رازی وغیرہ کہتے ہین کہ باوجود اس حزن وملال کے بعدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافرون مشرکون سے بدلا بالکل نہین لیا اگرچہ فتح غزوہ خندق وحدیبیہ وخیبر ومکہ وغیرہ جلد ہوا - اور قسم کا کفارہ ادا کیا یہ احسان وشفقت خلق خدا پر ہونیکے معنی ہین + +

فائدہ اللہ جل جلالہٗ اپنے کلام پاک مین کیسی کیسی نصیحتین ہدایتین ہم تمام بے عقل آدمیونکو سمجھایا بتلایا سنایا سکھلایا ہے کہ اوسکے بجالانے سے خاص دشمن ہمارا دوست ہوجاتا ہے - اور ہمنے ظلم وستم وحسد وبغض وعداوت وکینہ ومحبت وشفقت وحسن اخلاق واحسان وغیرہ کا بیان اپنی کتاب نصیحت المتقین کے تیسرے باب مین اور سبیل المرام کے دوسرے حصہ پندرہ باب مین بخوبی قرآن وحدیث سے کیا ہے اوس کتاب کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تمام انسان کوئی چیز نہین بلکہ مورگس کے پانون کے خاک کیا بلکہ اون کی چال سے بھی بدتر ہین - دیکھئے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کلام پاک کے اندر خاص دشمنونکے حق مین کئی سورتونکے بیچ بھلائی واحسان کرنے کے واسطے کیسی کیسی تاکیدی الفاظ کے ساتھ فرمایا ہے کہ تم برائی کرنے والونکو معاف کرو چھوڑ دو ہرگز بدلا نلو اونکی تکالیف دینے پر صبر کرو بازرہو بخش دو منہ پھیرلو درگذر کرو اور بھلا دو چپ رہو اون سے نیکی کرو اونپر احسان کرو یہانتک کے فرمایا اللہ غفور الرحیم ہے تم بھی اپنے دشمنون سے اسی قسم کی چال اختیار کرو عمدہ جانو بخشش ورحم کیا کرو جب تم اپنے دشمنون وقصوروارون وستمگرون ومخالفون سے ایسا شیوہ عفو وغفران پسند کروگے اور عمل مین لاؤگے تو پاک پروردگار عالم بھی تمھاری خطاؤنکو معاف ودرگذر کریگا قصور انکو نامہ اعمال سے مٹا دیگا اوس کا حساب کتاب نکریگا **فرمایا** اللہ تبارک وتعالیٰ نے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ اہل تفسیر وسیر فرماتے ہین کہ یہود ونصاریٰ وکافر ومشرک ومنافق ہمارے حضرت رسالت مآب سرور کائنات کی شان مین نہایت بے ادبی کے کلمات منہ سے نکالتے کبھی کاذب کہتے کبھی ساحر ومجنون بولتے اور کبھی بے علم ومفلس ودم بریدہ کہتے وگالی دیتے اور کسی وقت کہتے کہ یہ اپنے جی سے میان مٹھو بنتا ہے نہ ہمارے کسی نے اسکو سید بنایا نہ اللہ نے اسے رسول کیا نہ توریت وزبور مین اسکا کوئی حال ہے نہ انجیل مین کچھ ذکر یہ کوئی صفت کا آدمی نہین - سوا حضرت عبد اللہ بن سلام کے ہر ایک مشرکین عرب کا ہر روز یہی شیوہ ومقولہ تھا - سو اللہ ارحم الراحمین احکم الحاکمین نے اپنے خاص حبیب نجیب سے یہ فرمایا کہ ای میرے خلیل جلیل انکی لغویات با تو نپر تم رنجیدہ خاطر نہونا اسپر صبر کرنا - ہمنے بنی اسرائیل وغیرہ کو اسی قسم کے اقوال وافعال پر بدحواس وپریشان وستیاناس وتباہ کر ڈالا تم ان تمام مشرکین ناپاک شیاطین کو کہنے بکنے دو - اور **اللہ تعالےٰ** نے سورہ مائدہ پ۶ مین فرمایا فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰهَ

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور سورہ بقرہ بیچ ... فرمایا فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا پس معاف کرو اور درگذر کرو اون سے اور ... پھیر لو
اونکو ایذا دینے سے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالونکو یعنی مشرکون نے ... حسد کرنے سے کیا ہوتا
ہے۔ حاصل کلام ... اللہ رب العالمین نے اپنے کلام پاک ... بہت
خلاصہ فرمایا کہ آیا تم یہ نہین چاہتے کہ اللہ تمکو بخشے ... فی سورۃ النور وَلْيَعْفُوْا اور چاہیے کہ ... ابی بکر کو
کہ معاف کرین وہ جرم ... وَلْيَصْفَحُوْا اور چاہیے کہ بدلا لینے ... ہم اوٹھی کرین
یعنی مسطح کو خرچ دین اور ... أَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کیا دوست نہین رکھتے
ہو تم اس بات کو کہ بخشے ... اللہ تمکو ... اور اللہ بخشنے والا ... یعنی اللہ باوصف
قدرت کمال مرتبہ کے بدلا ... گنہگار ... بلکہ کوئی چاہیے کہ ... کے ساتھ باخلاق
نہین پولیس بھلائی کرین ... کہ ایسی بیہودہ بات کہنے پر بھی اللہ نے
کیسا احسان فرمایا کہ معاف ... جیسے ہم تمام کافرون مشرکون ہندون وغیرہ کو ہر طرح کا
آرام و انعام دیتے ہین ... اونکو پکڑتے نہین بلکہ معاف کرتے ہین پس اسیطرح تمھارا بھی
بھلا ہوگا جب تم بھی اون کے قصورات کا خیال نکروگے۔ اور بھی فرمایا کہ احسان کرو جیسا کہ مین نے تیرا احسان
کیا کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی سورۃ القصص ع ۸ وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ اور احسان کر طرف خلق کے جیساکہ احسان کیا اللہ نے طرف تیرے اور مت چاہ فساد
بیچ زمین کے تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا فساد کرنیوالونکو یعنی اونکی تکلیف دینے و مکر کرنے پر صبر کرے کما قال
اللہ تعالیٰ فی سورۃ النحل ع ۱۶ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِیْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور صبر کر اور نہین صبر تیرا مگر ساتھ اللہ کے اور مت غم کھا اوپر
اونکے اور مت ہو بیچ تنگی کے اس سے کہ مکر کرتے ہین تحقیق اللہ ساتھ اون لوگونکے ہے کہ پرہیزگاری کرتے ہین
اور ساتھ اونکے کہ وہ احسان کرنے والے ہین۔ **نکتہ** اس بندہ ناچیز خاکسار کو اہل وطن نے اکثر بے ادبی کے
کلمات سے پکارا بدنام کیا تہمت لگایا جو بات اونکے لایق نہ تھی میری نسبت کہدیا مین خاموش ہو رہا اگرچہ اونسے
بدلا لے سکتا لیکن صبر کیا بلکہ دشمنون و حاسدون سے بخندہ پیشانی ملتا رہا ہدایت کی راہ بتلاتا سناتا رہا آخر کار
بعد چندے بعض لوگون سے وہی افعال صادر ہوئے جسکا مجھپر اتہام و شبہات و بدگمان اون کا تھا
وہ بہت پریشان و نادم ہوکے توبہ کئے معافی چاہے بلا عذر خود بخود میرے شریک ہوئے اور اون مفسدون
مخالفون مکارون کاذبون کے روبرو اللہ نے میری بدنامی اوٹھا دیا۔ صبر کا نتیجہ کاذبون پر دکھلا دیا۔ غرض انسان
آپسمین مسلمان ہون یا غیر مسلمان اپنے ہون یا بیگانے تقصیرین معاف کرتے رہین۔ محبت سے ملے جلے رہین

... کا تہمت مین شریک تھے صحیح بخاری و صحیح مسلم مین عائشہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق پر عبد اللہ بن ابی و ابن سلول منافق نے تہمت کی ...

لیکن

لیکن اسلام کی باتون سے الگ تہلگ رہین دینا کے خلافت کا مین شریک و راضی ہرگز نہون فقط دنیاوی معاملات
مین سلوک احسان کرتا رہے کوئی مقدمہ اونپر آن پڑے اوس جگہ حکومت کیوجہ سے عداوت جماعت پر نکرے بلکہ وہان
عدل و انصاف کرنا و احسان اون پر ملحوظ رکھنا واجب جانے کہ اوس سے اللہ تعالیٰ راضی رہے۔ **قال اللہ تعالیٰ**
فی سورۃ النحل ع ۱۲ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ تحقیق اللہ حکم کرتا ہے ساتھ عدل کے اور احسان کے یعنے
راستی کے ساتھ حکم و عدل کرو معاملات مین جسکا یہ حصہ کہ خلق مین انصاف کا خیال رکھو لوگون پر بھلائی کرو آرام
پہونچاؤ خوش کرو **فائدہ** کہتا ہے کہ یہان پر اللہ تبارک و تعالیٰ آدمیون کو بصیغہ امر ارشاد کرتا ہے کہ تم
اگر مرشد یا چودھری افسر یا پیر یا اگر ہو تو اپنی جماعت یا محلہ یا موضع مین احسان تمام و عدل تمام کرو تم پر
فرض ہے ورنہ تمہارا حساب کڑا و عذاب بڑا ہوگا بس جب تم حکم کے مطابق کروگے تو ضرور میرے حبیب
ہوجاؤگے۔ **کما قال اللہ** فی سورۃ البقرہ ع وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ **مفسرین** ثقہ فرماتے
ہین کہ آدمی ہر ایک کا حقوق پورا دے حق مطابق حکم کرے قصور گناہ کو بخشے صبر شکر کرے برائی کے بدلہ
نیکی اوسکے ساتھ کرے دوسرون کے لئے وہ بات چاہے جو اپنے واسطے چاہے دوسرونکو وہ بات بری
جانے جو اپنے لئے برا جانے اہل محتاج و کام کاج کے ساتھ سلوک کرے اور مسافرون مسکینون کی تکالیف
کو دفع کرے ہاتھ پانون سے اون کے کامون مین مدد کرے۔ کذا فی الوسیط والحسینی والرازی و بحر الحقائق
و جواہر التفسیر و فتح البیان اور سورہ مائدہ کے ابتدا مین ہے وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا
عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ اور یاری مددگاری کرو آپسمین یعنے ایک دوسرے
کے کام مین شریک رہو بھلائی اور پرہیزگاری پر یعنے اتباع سنت و امتناع بدعت پر اور نہ یاری و مددگاری
کرو اوپر بدی و ظلم کے یعنے کسی جماعت کی عداوت سے عدل کو نہ چھوڑو بمقابلہ اپنی جماعت کے دوسری جماعت
کو برا نہ کہو۔ کاشکر اگر کوئی دشمن تمہارا ہے تو بلاسے انصاف اوسپر کرے کسی کے دھمکانے ڈانٹنے سے
خوف نکرے اللہ کے عذاب سے ڈرے یعنے وہ عذاب جو یوم النشور کو سردار ہر بعوض نا انصافی ہوگا بس
کچھ ہو مگر حق پر قایم رہے۔ تمام دوستون دشمنون سے عدل و احسان انصاف و حق ہر حال مین کرتا رہے **کما
قال اللہ تعالیٰ** فی سورۃ المائدہ ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا۔ الآیۃ ای وہ جو ایمان لائے ہو قائم رہو حق پر
واسطے اللہ کے شاہدی دینے ساتھ عدل کے اور نہ لاوے تمہین دشمنی کسی شخص کونکے گروہ سے اوپر اس بات کے کہ عدل نکرو
تم اور عہد شکنی کرو اونکے باب مین۔ بلکہ عدل کرو تم کہ عدل بہت نزدیک ہے واسطے پرہیزگارونکے اور خوف کرو تم
اللہ سے ظلم ستم کرنے کرانے مین تحقیق اللہ جانتا ہے اوس فعل کو جو تم کرتے ہو یعنے ظلم و عدل **کاتب الحروف**
عرض کرتا ہے کہ آدمی کو یہان دلسے خیال کرنا چاہئے کہ جب ہندونکے ساتھ عدل کرنا مرتبہ تقوی سے بہت نزدیک ہے

تو مسلمانون کے ساتھ انصاف کرنیکا کیا کچھ مرتبہ نزد باریتعالی ہوگا - پس لازم واجب ہے کہ ہمیشہ ہم اپنے دشمنون مخالفون حاسدون سے محبت و نرمی کے ساتھ پیش آوین و بھلائی و نیکی کرین جیسا کہ ہمارے رسول اکرم محبوب عالم محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وازواجہ واصحابہ وسلم کمال خوشی و نرمی و دلجوی و خندہ پیشانی و شفقت و رحمت سے تمام دوستون و دشمنون کے ساتھ پیش آتے تھے چنانچہ وہ حال اوپر آل عمران وغیرہ کی آیت سے بیان ہوچکا اے برادر محمد ابراہیم صاحب یہ بات مشہور و معروف اظہر من الشمس کمثل اضف النہار ہے کہ اگر ہمارے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ایسے محاسن اخلاق سے معمور نہ ہوتے تو ہرگز ہرگز حضور عالیہ دربار شاہانہ مین کوئی مشرک کافر یہود نصاری مجوس وغیرہ آتا نہ محبت سے بات چیت کرتا اور مسلمانون پہ دیگر بات یہ ہے کہ اللہ کے رسول نے اون سے جہاد و قتال کیا - ذرا سنئے اور خیال شریف مین لایئے - جب اون مشرکون سے اللہ وحدہ لاشریک لہٗ نے اپنا فرض ادا کرنے کہا تو تمام اہل عرب و شامی و عجمی و رومی و اہل کتاب نے صاف انکار کیا برا کہا اور اللہ کے رسول سے جنگ پر آمادہ ہوئے اوسوقت اللہ رب الجلیل کے خلیل نے اونکو قتل کیا یا اسلام مین لایا یا جزیہ لیا - اے مسلمانون حضرت کے اصحاب ہرگز ایسا نہین کرتے تھے کہ دین کے بارے مین اللہ و رسول کے مخالفونسے سلوک کرین یا راضی رہین بلکہ جو مقابلہ کرتا فقط اونہین سے لڑتے کما قال اللہ تعالےٰ فی سورۃ الفتح ع مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ محمد رسول ہین اللہ کے برحق اور وہ لوگ جو اونکے ساتھ ہین یار و رفیق وہ کیسے سخت دل و کڑے و بے رحم ہین کافرون پر اور مہربان و نرم دل ہین آپس مین - یعنے کافرون مشرکون منافقون فاسقون پر بسبب دشمنی دین اسلام کے ذرا رحم نہین کرتے یہانتک کہ اگر والد برادر یا سگا اپنا کوئی ہو تو اوسے بھی جان سے مار ڈالتے ہین - اور آپس مین مسلمان بمقدمہ اسلام ایمان ایک جان و تن من ہین - اور جن کافرون مشرکون نے مقابلہ مسلمان سے نہین کیا نہ اہل اسلام کو ستایا تو اونسے سلوک و نیکی کیا - کما قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ الممتحنہ ع لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ الآیۃ نہین منع کرتا تمکو اے مومنو اللہ اون لوگون سے کہ جنہون لڑے تم سے دین کے کام مین اور نہین نکالا وہ تمکو تمہارے گھرون سے اس بات کو کہ جو احسان و نیکی کرو تم اون کافرونسے یعنے جو قوم خزاعہ سے ہین کہ اونھون نے مقابلہ نہین کیا و اخراج مین بھی دخل نہین دیا - اور انصاف کرو اون سے کسواسطے کہ مقرر اللہ چاہتا ہے دوست رکھتا ہے انصاف کرونکو جز این نیست کہ جو منع کرتا ہے تمکو اللہ اون لوگون سے کہ جو قتال کیا - تم سے دین خدا مین اور نکالا تمکو تمہارے گھرون سے اور کوشش و مدد کی تمہارے نکالنے پر کفار مکہ نے یہ کہ دوستی کرو تم اون سے یعنے جن مخالفین مشرکین نے تم سے قتال کی اور تمکو وطن سے نکالا بس اون سے فقط دینی دوستی مت کرو رعایت اسلام کی رکھو اور جو کوئی دوستی کریگا اونسے تو وہ دوست رکھنے والا ظالمونسے ہے صاحب تفسیر بیضاوی وغیرہ فرماتے ہین

که ضرور ضرور عہد و پیمان والون سے جدال کیجے کیونکہ وہ غریب و عاجز و بیکس ہین - اگر کیا شخص وہ کوئی بدمزاجی
سے تمہارے روبرو ہوئین اور وہ تو غصہ سے بولنا تحمل کرنا کما قال اللہ فی سورۃ العنکبوت ع ۵ وَلَا تُجَادِلُوٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ
اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور مت لڑائی کرو اہل کتاب سے مگر جس طرح بہتر ہو قبول کیا ہے مگر اوس شہادت کے ساتھ بحث کرو جو
بہتر ہے یعنے اگر وہ غصہ کرین پس تم تحمل کرو اور اونکی بدخوئی کو خوش خوئی سے دفع کرو اگر جن لوگون نے عہد
توڑا یا جزیہ روک لیا یا کہا کہ اللہ کے فرزند ہے اون مین سے پس اونکو چھوڑ دے اونکی بات سے تغافل کرلے
اور کہے اونکی فائدہ کی بات - اور جھگڑنے فساد کرنے سخت بولنے سے باز رہ اور اون سے نرمی و آسانی و انصاف سے
بولتا رہ کما قال اللہ فی سورۃ النساء ع ۹ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا اور نصیحت کرو اونہین
بر ملا یعنے نفاق و دروغ سے اونکو منع کرو اور کہہ واسطے اونکے در پردہ اونکے ناپاک دلون نفسون کے بابت ایسا
جو اونکے قلب مین موثر ہو ایسا کہ وہ خود نادم ہو جاوین - یعنے آدمی پر لازم ہے کہ اہل معاصی کو ایسے طریق
نرمی و کمال اخلاق کے ساتھ ملامت کرین کہ اونکا دل نہ دکھے اور اونپر اکراہ بھی نہ معلوم ہو پھر اگر یہ کافر کسی قصور
کی معافی چاہین تو اوس خطا کو معاف کر کے اللہ سے بخشش مانگ اونکے لیے - پھر اگر وہ جھگڑین تجھ سے پس
اون سے کہہ تو اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ یعنے مطیع کیا مین نے منہ اپنا واسطے اللہ کے اور کہہ اے محمد اہل کتابون و
گنوارون سے ءَاَسْلَمْتُمْ یعنے اسلام لاتے ہو تم حکم اللہ کا مانتے ہو - پھر اگر مان لیا اور اسلام لایا اور حکم برداری کی
فَقَدِ اهْتَدَوْا الآیہ پس مقرر راہ پائی یہی اللہ کے خوشی کی و نجات کی - اور اگر منہ پھیرا اسلام لانے سے
پس جز این نیست کہ تجھ پر اے محمد صرف پہونچانا ہے پیغام کا کچھ تیرا ذمہ نہین ایمان کا اور اللہ دیکھنے والا ہے
ساتھ بندون کے - ہکذا فی سورۃ آل عمران ع ۲ **فائدہ** پس آدمی کو چاہیے کہ فقط نصیحت کرے سمجھاتا رہے وہ
تو فقط ناصح ہے لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ نہین ہے تو اے محمد اونپر مسلط کہ ایمان پر اونکے اکراہ کرے یعنے دلمین
اونکو ڈالے پس جو قبول کریگا جنت پاویگا اللہ کی خوشی مین رہیگا - اور جو نہ مانیگا و انکار کریگا تو اوسپر ضرور اللہ کا
عذاب بڑا ہوگا ایک دم مہلت فرصت عذاب سے نہ پاویگا - اور اسیطرح قران مجید و فرقان حمید مین اللہ
تبارک و تعالی نے اکثر مقام پر ارشاد فرمایا ہے کہ نصیحت کرو وعدہ وعید کی ترغیب ترہیب دو - اگر اہل کتاب کافر
مشرک اہل عرب منہ پھیرلیوین خیال مین نہ لاوین سو اوسوقت ہمارے رسول مقبول پر فقط تبلیغ احکام کا اللہ
نے بوجھ رکھا ہے وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ہکذا فی سورۃ النور ع ۷ اور سورہ نساء ع ۱۱ مین ہے وَمَنْ
تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اور جو کوئی پھر جاوے پس نہین بھیجا ہمنے تجھ کو اوپر اون کے نگہبان کر اونہین
گناہ کرنے سے تو محافظت کرے - لیکن ای مسلمانون اسکا بھی خیال رہے کہ جب لوگ علانیہ شرک کفر کرنے لگین
رسول اللہ کو گالی دین تو اون سے بالکل منحرف ہو جاوے خاص دشمن جانے اور ایسے لوگون سے کبھی قصد

[illegible] ... محمد عثمان

جدال قتال کا بھی نہ کرے بلکہ اونسے اہل اسلام امیر مسلمانکے ہوتے وہ سخت گنہگار دشمن پیدا ہونگا۔ دیکھو سورہ انعام ع ۱۳ مین ہے وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ اور منہ پھیر لے مشرکون سے یعنے اونکی بات کا کچھ التفات نکر۔ اور سورہ یونس ع ۱۰ مین ہے أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ کیا پھر تو اے محمد زبردستی کرتا ہے لوگون کو تاکہ ہو جاوین وہ مومن مسلمان یعنی یہ بڑی شبہت۔ ۔۔ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ اور نہین ہے تو اون پر مسلط کہ جبر و قہر و زور دیکر اون کو ایمان پر لاوے۔ اور آیۃ الکرسی کے بعد ہے لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ یعنے کسی کو زور دیکر مسلمان کرنا نہ چاہئے نہین جزیہ قبول کرلے تو وہ ذمی ہوگیا **فائدہ** اگرچہ یہ آیتین محکمات سے ہین مگر اسکی بعض آیتہ قبل آیت قتال کے نزول فرمایا ہے لیکن مسلمانون اسپر بھی صحابہ سے رحمدلی کافرون پر ہوئی دیکھو عین جدال و قتال کی حالت مین اور اسلام کا شوکت و تمکنت بھی ہوگیا تھا ایسی دہمک چمک جلال اقبال مین حضرت رسول اللہ صلعم و صحابہ اکرم یا تابعی مکرم سے جب کوئی کافر مشرک مجوس اہل کتاب امان چاہتا سو اوسکو امن دیتے فوراً قتل نہ کرتے حبیب اللہ جب رسول اللہ بہت رحمدل تھے حالانکہ کئی مرتبہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور اصحاب قلب سلیم کو کافرون پر موقع ہاتھ آیا مگر وہان بھی اکراہ و جبر نہ کیا کیونکہ از روے حکم باری تعالیٰ اکراہ روا نہ تھا کما قال اللہ تعالےٰ فی سورۃ التوبہ ع وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ اور اگر کوئی مشرکون مین سے (جنسے تعرض کرنا چاہئے ماہ حرام گذر نیکے بعد) پناہ چاہے تجھ سے اے محمد سو بے خوف کر دے اور پناہ دے تو اوسکو تاکہ سنے وہ قرآن پھر اگر وہ ایمان نلاوے مسلمان نہ ہووے تو پہونچاوے اوسکو اوسکے گھر کہ وہ اوسکے امن کی جگہ ہے۔ اور پھر اوسکے ساتھ مقاتلہ نکرے امان دینا بسبب اوسکے ہے کہ مقرر یہ لوگ گروہ جاہل ہین یعنے بالکل نہین جانتے ہین اللہ کو قرآن کو رسول کو **فائدہ** اکثر کتب تفاسیر و شروحات حدیث و مغازی رسول و فتوحات صحابہ رضی اللہ عنہم مین یہی بیان ہے کہ ہر ایک شخص مسلمان کیا اہل کتاب کیا کافر مشرک ہندو کیا منافق فاجر ساحر فاسق وغیرہ کے ساتھ نہایت ہی محبت سے ملتا رہے اونکے ساتھ نرم دل رہے کسی وجہ سے کسی کا دل رنجش مین دوسرا مسلمان بھائی نہ ڈالے دل دکھانے کو نہایت معیوب سمجھے انسانکے قصورات کو معاف کرتا رہے اور ذمی کو امن دے اگر کاش کوئی بھائی کسی انسان کو امن دیا ثانی اوسپر راضی ہو جاوے تمام صحابہ ایسا ہی کرتے دیکھو اخیر خلافت حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین جب ابی عبیدہ بن الجراح امین الامۃ نے دمشق والونکو پناہ دی اور اون سے صلح کرلی اگرچہ اوس وقت جنگ جدال قتال نہایت سرگرم تھا اور کہا خالد سے کہ اللہ اپنی بعض کتاب مین فرماتا ہے أَنَا الرَّبُّ الرَّحِيمُ لَا أَرْحَمُ مَنْ لَا يَرْحَمُ

(۱۶)

یعنے پناہ دیسکتا ہے مسلمانونپر ادنیٰ اونکا فی الصحیحین عن علی ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَىٰ بِهَا أَدْنَاهُمْ ۱۲ ۔۔۔ جیسے ۔۔۔ راضی ۔۔۔

اور بھی فرماتا ہے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ پس اوس امن کو خالد بن ولید سیف الجبار نے اگرچہ یہ لشکر کے لفٹننٹ گورنر
جنرل یعنے سردار حاکم لشکر تھے لیکن انکار نہین کیا بلکہ قبول فرمایا۔ سچ ہے ہر ایک صحابہ آپسمین ایسی ہی محبت
شفقت رکھتے کہ جسکی انتہا نہین اور بھی سنئے جسوقت حضرت ابی بکر صدیق نے ابی عبیدہ بن الجراح
کو کہلا بھیجا کہ تمہاری سرداری آج سے خالد بن ولید کو سپرد ہوتی ہے۔ پس یہ حکم خلیفہ کا سنتے ہی فورًا بلا غدر
خالد بن ولید کی ماتحتی مین ہو رہے ذرا سا دم نہ مارا۔ یہ حکم برداری نیک کردار و آپس کا اتفاق و حسن اخلاق
کے معنی ہین۔ اجی حضرت دیکھئے صحابہ ایسے نرم دل تھے کہ اگر ضعفا مسلمین عرب کو اللہ رب العلمین کی عبادت
کرنے و نیک کام بجا لانے مین تکلیف نہوتی کفار مشرکین کے روک ٹوک ظلم و ستم کی وجہ سے تو یہ ضرور
نہ تھا کہ صحابہ اونکو مارتے و قہرًا جبرًا مسلمان کرتے۔ جب ظلم و ستم انتہی کو پہونچا تب قتال کا حکم آیا کما
قَالَ اللهُ تبارک و تعالی فی سورۃ الحج ع أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا اذن دیا گیا واسطے اون لوگونکے
کہ لڑائی کیئے جاتے ہین بسبب اوسکے کہ وہ ظلم کیئے گئے ہین۔ مگر اسپر بھی صحابہ کو مکارم اخلاق حسن اخلاق
احسان عام ملائم کلام مدنظر پیش صبر رہتا۔ اور سورہ بقرہ ع مین ہے وَلَا تَعْتَدُوا۔ اور تم ہرگز ابتدا نکرو
یعنے ای محمد تمھارے صحابہ عجلت نکرین زیادتی سے باز آوین۔ لڑائی مین تحمل و بردباری اختیار کرین اور
ہر ایک شخص سے عفو و بخشش و اخلاق تام و احسان عام رکھین۔ اے بھائیو مسلمانون خیال کرو ذرا دل سے
سو چو قرآن پاک سے تو آپ لوگون کو خلاصہ ظاہر ہو چکا کہ مخالفوں سے علی العموم نیکیان و احسان کرنیکا حکم
دیا گیا۔ ہہہ بلکہ عین حالت جنگ جدال قہر قتال مین بھی کریمانہ و رحیمانہ برتاؤ کا حکم ہے۔ جیسا کہ اوپر خلاصہ
بیان ہوا۔ اور ہمارے اس تمام بیان سے غرض یہ ہے کہ جب جہاد مین کافرونکے ساتھ ایسا رفق و
خلق کا حکم ہے تو مسلمانون کے ساتھ ہزارون درجہ اولی ہوگا۔ اور اللہ اور اوسکے رسول نے تو مسلمانونکی
شانکو الگ تھلگ بیان کردی ہو کہ ہر حال مین سب ایک ہین کما قال اللہ تعالی فی سورۃ الحجرات ع إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ
إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ جز این نیست کہ مسلمان بھائی ہین پس اصلاح کرو
درمیان دو بھائیون اپنے کے اور ڈرو اللہ سے تو کہ تم رحم کیئے جاؤ۔ اصحاب رسول تو کسی کو بھی نظر حقارت
سے نہین دیکھتے تھے نہ کسی کے عیب جوئی مین رہتے تھے دوسری باتون کا کیا ذکر ہے ایک مرتبہ بنی تمیم کا
ایک گروہ نظر حقارت سے عمار بن یاسر و سلمان فارسی و بلال بن رباح و خباب بن ارت و صہیب رومی
وغیرہ کو دیکھا تو فورًا حق سبحانہ تعالے اپنے حبیب رسول بارگاہ مقبول کے پاس حضرت جبرئیل امین الوحی
سے کہلا بھیجا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ اے وہ لوگ کہ جو مومن مسلمان
ہو چاہتے کہ نظر حقارت سے نہ دیکھے آپسمین کسی کو یا کسی جماعت کو خفیف و حقیر نہ جانے اور نہ مسخراپن

کرے ایک جماعت تمہارا دوسرے جماعت سے شاید کہ ہوں وہ بہتر مسخراپن کرنیوالوں سے کتب تفاسیر
مین ہے ثقہ مفسر فرماتے ہین کہ بعض ازواج مطہرات نے ام المومنین صفیہ اور ام سلمہ کی عیب جوئی کی
اور یہودی کہا اللہ تبارک تعالی نے عیب جوئی سے اجتناب کے لیے اوسی وقت یہ حکم بھیجا وَلَا نِسَآءٌ
مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ اور نہین چاہیے کہ عورتین حقارت سے دیکھین عورتون کو شاید کہ وہ
عورتین جو ہنسی گئی ہین احسن ہون ہنسنے والیون سے اور ثابت بن قیس نے کسی کی ذات کا عیب کیا پس
اللہ نے اوسیوقت فرمایا وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اور نہ عیب لگاؤ اپنے لوگونکا۔ اسواسطے کہ سب مسلمان لوگ
آپسمین ایک ذات ہین جسنے دوسری کا عیب کیا گویا اوسنے اپنا ہی عیب کیا اور ابو مالک انصاری نے عبد اللہ
بن ابی حذر کو نصرانی کہا تو اونھون نے جواب مین یہودی کہا پس باری تعالے نے حضرت سے فرمایا جنہیں اسنے
محمد یارون سے کہدے وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ
فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور مت بدنام کرو نہ پکارو ایک دوسرے کو ساتھ برے لقبون کے کیونکہ برا
نام بہت بری بات ہے۔ پیچھے مسلمان ہونے کے اور جسنے نہ توبہ کی یعنے حقارت کرنے و عیب جوئی
و مسخراپن کرنے و ذات کے طعنہ مارنے و برے لقب کے پکارنے سے پس یہ لوگ ہین ظالم یعنے مسلمانونکو
تکلیف دینے والے **فائدہ** علامہ عماد الدین ابن کثیر و امام فخر الدین رازی و علامہ جلال الدین سیوطی وغیرہ
فرماتے ہین کہ جب یہود و مجوس نصاری یا کسی قوم و نسب کا یعنے چمار وغیرہ مسلمان ہوگیا تو اوسکو یہودی
وغیرہ کہکر بلانا ہرگز کسی مسلمان کو درست نہین سخت گناہ اور بہت بڑی واہیات بات ہے کہ کسی کو
فسق کے ساتھ کہنا بعد جبکہ وہ ایمان لاچکا ہو اور جو کوئی باز اس قول سے نہ آوے یعنے ایسی ایسی باتین
زبان پر لایا کرے پس وہ لوگ صریح ظالم نابکار اور اللہ و رسول کے غصہ مین گرفتار ہین۔ اور بھی سورہ حجرات
ع۲ مین ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ اے لوگو جو ایمان لائے ہو پرہیز
کرو بچتے رہو چھوڑ دو بہت گمانون سے مقرر بعضے گمان گناہ ہین یعنے تمہارا فضول شبہ ہے خالی پہلی
گنہگارو کاذبون مین شمار ہوتے ہو **مفسرین** فرماتے ہین کہ بعضے صحابہ سلمان فارسی اور اسامہ بن
زید کے کوئی امر مین بوجہ بدگمانی کے کچھ تجسس مین ہوتے اور حضرت کے روبرو غیبت کی پس اللہ تبارک
و تعالی اوسیوقت یہ آیت شریف نازل فرمائی وَلَا تَجَسَّسُوْا الآیۃ اور نہ کھوج کرو نہ تلاش مین رہو
بدگمان ہوکر اور نہ غیبت کرین بعض تمہارے بعض کی کیا دوست رکھتا ہے کوئی تم مین سے اسبات کو
کہ کھاوے لحم اپنے برادر کا در انحال کہ وہ مردہ ہو پس مکروہ جانتے ہو تم اوسکا کھانا اوسی طرح غیبت سے
بھی کراہیت کرو اور خوف رکھو ڈرتے رہو جبار قہار کے غصہ و غضب سے کہ جو غیبت کیوجہ سے تمپر عذاب

ہوگا ابھی سے توبہ کرو بیشک اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہے مہربان ہے اور پھر جو غیبت کرنے تہمت لگانے بھید کے ٹٹولنے بدگمان ہونے عیب کرنے سے بچین **فائدہ** پراز فائدہ اس عاجز خاکسار ذرہ بیمقدار نے بہت سے اہل دول و خوبصورت و صحیح سالم و قوم شیخ و سید وغیرہ کو جو دیکھا تو غیرون پر طعنہ زن ہوتے ہین و مسلمانون پر ٹھٹھا کرکے عیب کرتے ہین نومسلم[51] کو حقارت سے پکارتے ہین اونکے ساتھ سلوک کرنے سے عار کرتے ہین اونسے ملاقات کو عیب سمجھتے ہین ہمراہ کہانے پینے کو برا جانتے ہین اور مسلمانون مین بدگمان[52] رہتے ہین اور دوسرونکے عیب دیکھتے ہین اور اپنے افعال اقوال کو نہین خیال کرتے اور پھر کچھ نظر نہین رکھتے ہر ایک جماعت سے اپنے گروہ کو احسن جانتے ہین اسی فخر و تکبر و گھمنڈ مین غرق و چور ہین اللہ احکم الحاکمین کے خاصی دشمن ہوتے ہین استغفر اللہ نعوذ باللہ منہا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب مسلمان کو ہر ایک گناہ کبائر و صغائر سے محفوظ رکھے۔ اور ہر آدمی کے دلمین ایسی محبت پیدا کرے کہ وہ آپسمین خاصی مخلص ہوکر حسن اخلاق و اتفاق کے ساتھ رہین و احسان عام و انصاف و محبت شفقت رکہین اور اللہ تمام عمر حلال روزی کہلاوے اور ہمیشہ ہر حال مین تا مرگ عمل صالح کی توفیق عطا فرماوے اور ساتھ ایمانکے جہان ہالک سے اٹھاوے

باب الثانی

اسمین احادیث حسن اخلاق و رفق و احسان وغیرہ کی زیر قلم ہین صحیح بخاری و صحیح مسلم مین انس سے مرفوعاً ہے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ نہین مومن ہوتا کوئی تم مین کا یہانتک کہ ہون مین بہت ہی پیارا طرف اوسکے فرزند اوسکے سے اور والد اوسکے سے اور تمام آدمیون سے یعنی ان تمام لوگونکی مرضی و تجویز پر حضرت کی خوشی ورائے کو مقدم رکھے اگرچہ اوسمین تکالیف اور دل چاہنے کے خلاف معلوم ہو۔ شارحین فرماتے ہین کہ تمام صحابہ ایسی بات کے تلاش و فکر مین ہر وقت رہتے کہ وہی کام ہونا بولنا چلنا چاہئے کہ جو سرکار سید الابرار حبیب پروردگار کی مرضی موافق ہے مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ متفق علیہ عن انس بھائیو اول باب مین حضرت کے طریقہ پر چلنے کا بیان کچھ ہو چکا ہے اعادہ ضرور نہین صحیح بخاری مین جابر سے مروی ہے مَنْ اَطَاعَ[53] الحدیث۔ اور بھی اوسی مین ابی ہریرہ سے ہے کُلُّ اُمَّتِیْ[54] الحدیث اور دوسری روایت مسلم کی ابی ہریرہ سے[55] اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَہَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ اور صحیحین کی روایت عائشہ صدیقہ سے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ اور دوسری روایت صحیحین کی ابی ہریرہ سے مَنْ اَطَاعَنِیْ[56] الحدیث۔ بس ہر طرح مرضی رب العلمین و خوشنودی سید المرسلین و پسند رسول الثقلین و فلاح دارین جو ہے تو حضرت محمد مصطفی احمد مجتبی

یعنے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال پر چلنے وعمل کرنے کا بیان ہے اور فرق مومن وکافر وموحد ومشرک و
حق وناحق وسنی وخارجی وحلال وحرام وقابل وباطل وصالح وفاسق وپاک وناپاک ونیک وبد از روئے کتاب
انبیاء واخبار وآثار کے معلوم ہوتا ہے۔ پس اب آدمی کو اسکا خیال کرنا وفکر ہونا چاہیئے کہ آیا ہمارے ہاتھ
وپانوں ودل وزبان وستر وآنکھ وغیرہ اجزاء جسم کیسے کیسے فعل وقول ہوتے بولتے ہیں یعنے اللہ ورسول کی مرضی کے
موافق یا خلاف سو اوسکا بیان تمام کتب احادیث میں نہایت بسط کے ساتھ مسطور ہے۔ فقیر یہاں
بھائیوں کے واسطے چند باتیں پیش خدمت کرتا ہے۔ پس مسلمان جو ہونگے تو ان باتوں کو عمل میں
لاوینگے صحیح بخاری میں ابن عمرو سے ہے آپنے فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ یعنے
مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے۔ اور صحیح مسلم میں انس سے
مروی ہے قَالَ اِنَّ رَجُلًا ... اَلْحَدِيْث یعنے تحقیق ایک شخص نے سوال کیا نبی صلعم سے کہ کون مسلمان بہت
عمدہ ہے فرمایا وہ بہتر ہے کہ جس مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے بچے رہیں یعنے کسی کو برا کہنا وغیبت تہمت ولعن طعن کرنا گالی
دینا برے لقب سے پکارنا سخت کلام زبان سے بولنا مارنا دروغ لکھنا چورانا ناحق دبالینا وغیرہ ذلک۔ کیا عمدہ
طریق اللہ کے حبیب سید المرسلین رسول الثقلین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ نے ہم سب کو بتلا سکھلا سمجھا سنا دیا کہ یہی لوگ
مسلمان بلکہ عمدہ وستہ مسلمان ہیں اونکو ضرور جنت ملیگی کما قال النبی صلعم مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ
اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الْبُخَارِيِّ جو شخص ضامن ہو عہد کرے واسطے میرے اوس چیز کے
کہ درمیان دونوں کلوں اوسکے کے ہے اور درمیان دونوں ران اوسکے کے ہے ضامن ہوتا ہوں میں واسطے
اوسکے بہشت کا۔ پس جو شخص ہاتھ پانوں زبان ستر وغیرہ سے وہ افعال واقوال بجالاتا ہے کہ جو شرع میں
منع بلکہ حرام وگناہ اکبر ہے پس وہ نہ مسلمان نہ اوسے جنت نصیب اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ
الْاَفْعَالِ وَسُوْءِ الْعَادَاتِ وَالْاَخْلَاقِ۔ بھلا آدمی کو اسکی شرم نہیں کہ جن باتوں کے کرنے کو پسند کرتا ہے
کہ جس فعل کی وجہ سے آخر کو پریشان حیران ہوتا ہے۔ جب شرم نہیں مقرر ایمان نہیں کما قال النبی صلعم
اَلْحَيَاءُ مِنْ شُعْبَةِ الْاِيْمَانِ کذا فی البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ حیا کرنا ایمان کی عمدہ شاخ سے ہے سو
جسمیں ایمان نہیں پس وہ انسان نہیں بلکہ جانور ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اور سخت بے شرم وہ بھی ہے کہ جو فحش
بکتا ہے اور یہ مشہور بات ہے کہ جو زبان سے کسی کو برا کہتا ہے یا گالی دیتا ہے وہ گویا اپنا ہی برا کرتا ہے
آپ نے فرمایا بہت بڑی گناہ ہے والدین کو گالی دینا صحابہ نے کہا بھلا کوئی ایسا ہی نالایق ہوگا آپنے فرمایا
نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ متفق علیہ عن ابن عمر ہاں گالی دیتا ہے کسی کے
والدین کو پس وہ گالی دیتا ہے اوسکے والدین کو صحیح بخاری ومسلم میں ابن مسعود سے مرفوعاً ہے سِبَابُ الْمُسْلِمِ

عله یعنے گالی دینا برا کہنا مسلمان کا فسق ہے اور مار ڈالنا فی الحقیقت کفر ہے محمد عثمان

فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ اور گالی کے معنی سے آپ لوگ خوب واقف ہین - یہ فعل کسی حالت مین ہر بشر کو عورت ہو یا مرد جاہل ہو یا عالم بچہ ہو یا بیگانہ کبیر ہو یا صغیر جایز نہین حرام و گناہ کبیرہ ہے مسلمانو گالی دینا فحش بکنا لاسخن بولنا یہ کافرون ہندو ومشرکون منافقون اور نہایت خراب لوگو نکا قول و فعل ہے - بلکہ یہ لوگ ماہ پھاگن مین اسکو عبادت و سعادت جانتے و مانتے ہین ہمنے اپنے نواح مین بعض اہل اسلام کو بھی سنا کہ انہین پھاگن کے ہندو رزیلون ذلیلون قوم کے مانند فحش بکتے ہین اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لیکن جو خاص مومن مسلمان اہل اسلام سنت جماعت امت محمدیہ بندے اللہ کے ہین وہ بالکل اس سے نفرت رکھتے ہین و غیرت کرتے ہین وہ لوگ کسی قوم کی مشابہت یا کوئی چال چلن کو پسند یا مانند نہین کرتے - وے طعام کلام لباس مسکن عبادات معاملات وغیرہ وغیرہ مین مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ کا خیال ہمیشہ رکھتے ہین ہمارے سرور کائنات سید المرسلین رسول الثقلین شفیع المذنبین نے فرمایا لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الْفَاحِشُ غرض ہر طرح بیہودہ بات مین نقصان جان و دین ایمان ہے بلکہ آپ نے فرمایا کہ گالی کے ابتدا کرنے والے پر دوسرےکا بھی گناہ ہے جیسا کہ صحیح مسلم مین مرفوعًا ابی ہریرہؓ سے ہے اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ یہ ایسی بیحیائی فی زماننا خصوصًا ہمارے ضلع مین رائج ہو گئی ہے کہ مین کیا بیان کرون بس ان لوگون نے حد کو پہونچایا شیطان کی بھی ناک کاٹا بالکل انکو حیا و شرم و ایمان نہین - ہمارے نبی سرور کائنات نے فرمایا فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ متفق علیہ عن ابن عمر بس جب قلب مین جسکے نور ایمان نہین پس جو وہ چاہین کرین کہین زبان پر ستر وغیرہ کا نام لیکر لاسخن بولین فحش بکین صحیح بخاری مین ابن مسعودؓ سے مرفوعًا ہے إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ یعنے جب تجھے شرم نہ ہووے پس جو چاہے کرے یعنے حیادار آدمی برے کام سے بچتا ہے - عزیز و بھائیو ابھی سن چکے ہو کہ زبان کا ضامن جنتی ہے - اور جسکے ہاتھ زبان سے انسان امن مین ہین وہ مومن ہے اور مومن جنتی - بہرکیف ہر طرح سے مارنا گالی دینا سخت برا ہے اگرچہ تنبیہ کے لئے مارنا جایز لیکن وہان بھی منہ پر مارنا منع ہے کما قال الرسولؐ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فائدہ اور اسی قسم کی باتین جو زبانسے تعلق رکھتی ہین خیال کر لینا چاہئے - جو کسی کو زانی یا کافر یا کاذب یا ملعون کہتا ہے وہ اوسی پر عاید ہو جاتا ہے - یہ خاکسار اس باب کو نہایت ہی مختصر لکھنا چاہتا ہے ان مسئلون کے کمال حالات تمام کتب احبار و آثار مین موجود ہین بخوف طول اس مختصر رسالہ کے ترک کیا غرض ہر طرح حسن اخلاق ہی مین نور علی نور ہے - اے برادر ابو عبد الرحمٰن صاحب اس ناچیز کے کہنے پر آپ استعجاب نہ فرماتے د میان نہ کیجئے خود ہمارے سید المرسلین رسول الثقلین جنکی شان مین باری تعالیٰ رحمۃ اللعلمین فرماتا ہے یعنے محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وازواجہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے

کما فی البخاری ومسلم عن ابن عمرو اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا تحقیق بہترین تمہارے نیک ترین تمہارے ہین ازروے اخلاق کے۔ اور صحیح بخاری کا دوسرا لفظ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میرے نیک ترین تمہارا ہے ازروے اخلاق کے اور نواس بن سمعان نے نیکی کا حال حضرت سے پوچھا فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلْقِ هٰکَذَا فِی الْمُسْلِمِ پس آپ نے فرمایا عمدہ نیکی خوش خلقی ہے **اور ابی داؤد** و دارمی مین ابی ہریرہ سے مرفوعًا اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلْقًا یعنے پورے مومن ایمان مین وہ ہین کہ جو نیک اخلاق ہین **اور ابی داؤد** و ترمذی مین ابی الدرداء سے مرفوعًا کہ نہین ہے کوئی چیز بھاری ازروے ثواب کے میزان مین یوم النشور حسن خلق سے اور ابی داؤد کی دوسری روایت عائشہ صدیقہ سے قال سمعت رسول اللہ صلعم اِنَّ الْمُؤْمِنَ الحدیث تحقیق مومن البتہ پاتا ہے مرتبہ بسبب خلق نیک کے رات کی نماز گذارنیکا اور دن کو روزہ رکھنے کا یعنے خلیق لوگ شب و روز عبادت کرنے کے برابر ثواب پاتے ہین **جامع ترمذی** مین انس سے مرفوعًا ہے وَمَنْ حَسُنَ خُلْقُهٗ بُنِیَ لَهٗ فِیْ اَعْلَاهَا یَعْنِیْ فِی الْجَنَّةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور جس شخص کے اچھے اخلاق ہین بنایا جاتا ہے اونکے لئے مکان بلند بہشت مین۔ اس حدیث کی شرح مین صاحب مرقاہ و لمعات و نیل وغیرہ فرماتے ہین کہ حسن اخلاق کے معنی کشادہ پیشانی و حسن معاشرت ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ فرمایا بحث و مناظرہ نہین کیا کبھی ہرگز مگر دوست رکھا مین نے کہ حق اوپر ہاتھ خصم میرے کے ظاہر ہو۔ اور امام غزالی نے فرمایا جھگڑے سے منہ پھیرنا صلح کرانا نزاع کو دبا دینا حسن اخلاق ہے۔ **جامع ترمذی** و مسند امام احمد و سنن دارمی مین ابی ذر سے مروی ہے کہا مجھکو فرمایا رسول صلعم نے اِتَّقِ اللّٰهَ الحدیث ڈر اللہ سے جہان ہووے، تو اور پیچھے برائی کے کر نیکی تاکہ مٹاوے نیکی بدی کو اور معاملہ کر لوگون سے ساتھ خلق نیک کے۔ اسیواسطے سرور کائنات خلاصہ موجودات سید ولد آدم رسول اکرم نے فرمایا اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلْقِ هٰکَذَا فِی التِّرْمِذِیْ وابن ماجہ وصححہ الحاکم عن ابی هریرة یعنے آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر لیجاتا ہے بہشت مین وہ تقوی اللہ کا اور حسن اخلاق ہے یعنے بھلائی و راستی و سچائی، صفائی معاملہ مین خلق نیک کے ساتھ رکھے بے ایمانی بد دیانتی و لاطائل وغیرہ باتون سے زبان کو بند کرے خاموش رہے۔ جو بدی کرے تو اوسپر احسان کرے اپنی اچھی چال بناوے سلوک دیکھاوے اگرچہ ہنود کے ساتھ معاملہ کیون نہو کذا فی المرقاۃ **شیخ عبد الحق** محدث دہلوی فرماتے ہین کہ خوش خلقی بھی داخل تقوی مین ہے پس ذکر کرنا اوسکا بعد تقوی کے تخصیص بعد تعمیم کے ہے مگر یہ کہ مراد تقوی سے اعمال ظاہر رکہین اور حسن خلق سے اخلاق باطن اور امام طیبی نے کہا کہ تقوی اشارہ ہے طرف حسن معاملہ کے ساتھ خالق کے کہ بجے تمام

٢٢

نواہی سے اور بجالاوے تمام اوامرکو اور حسن خلق اشارہ ہے طرف حسن معاملہ کے ساتھ خلق کے کذا فی اللمعات

فدوی کا یہ عرضیات معروضات ہے اخوان برادران واخدان دوستان واحبار پرہیزگار کی خدمت مین کہ ہم جو جو باتین یہانپر کہتے ہین تو اوسے ذرا دیکھو کہ کیا مذاق پیدا ہو کر خلوق خلاق ظاہر ہوتا ہے بداخلاقی بیہودہ گوئی یعنے بیوفائی کرنا محبت نہ رکھنا دشنام دینا گالی بکنا یہ شیوہ شیطان وسخت معیوب قیل وقال ہے کہ سامع بھی اوسے برا کہنے لگتے ہین بلکہ ہمارے رسول اکرم فخر عالم تو اوسکو اللہ کا دشمن بتلایا ہے **کما** فی الترمذی ابی داؤد وحاکم ودارقطنی ابی الدرداء سے مرفوعًا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِىَّ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ تحقیق اللہ دشمن رکھتا ہے فحش بکنے بیہودہ گوکو اور جامع ترمذی وبیہقی شعب الایمان مین ابن مسعود سے مرفوعًا ہے لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِىِّ نہین ہوتا مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعنت کرنیوالا اور نہ فحش بکنے والا یعنے بیحیا اور نہ زبان درازی کرنے والا یعنے بیہودہ گو۔ بس جو بات نرمی کرنے مین حاصل ہے وہ کسی مین لطف نہین اسکے عامل فاعل کو ہرایک بشر اصغر اکبر رفیق شفیق سمجھتا بنالیتا ہے صحیح **بخاری** وصحیح مسلم مین ام المومنین عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وازواجہ وسلم نے فرمایا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ای عایشہ لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچا کر تو سخت کلامی وفحش گوئی سے۔ اور دوسری روایت اوشخین سے صحیحین کی تحقیق اللہ مہربان ہے دوست رکھتا ہے مہربانی کو یعنے انسان آپس کے ہر کام مین نرمی کرین **مسند** امام احمد وجامع ترمذی مین ابی ہریرہ سے مرفوعًا ہے اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِى الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِى النَّارِ اور بھی جامع ترمذی مین ابی الدرداء سے مرفوعًا ہے کہ جسکو ملا حصہ نرمی سے اوسکو ملا حصہ خیر کا جسکو یہ حصہ نہ ملا وہ خیر سے محروم رہا اور ترمذی مین ابی ہریرہ سے مرفوعًا ہے اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ یعنے زیادہ سبب جنتی ہونیکا خوف اللہ اور اچھی چال ہے **فائدہ** حسن اخلاق ونرم مزاج کی تعریف وتوصیف اور بداخلاق وتیز مزاج کی شکایت مذمت آپ لوگون نے خوب سمجھ لی ومعلوم کرلی۔ ہم زیادہ تفصیل وبیان تطویل نہین کرتے فقط آپ اتنا ہی دیکھئے سب مطلب آپ کا کافی وافی مقصد صافی شافی ہوگا۔ سواب آدمیونکو لازم ہے خصوصًا ہمارے صوبہ اودہ کے بھائیون کو کہ وہ سخت کلامی وبدزبانی فحش گوئی وبدگمانی تیزمزاجی وبداخلاقی سے احتساب واجتناب کرین کیونکہ یہ بالکل فضول وشیوہ جہول سے ہے۔ ان کامون سے ذرہ مطابق دنیا مین کوئی فائدہ نہین بجز نقصان وحیران خسران وپریشان کے حضرت آپ تو اسسے خوب واقف ہین کہ اسلام کی خوبیون سے وہ شے ہے کہ آدمی بیکار وفضول چیزونکو چھوڑ دے اوس سے منہ پھیرلے یعنے

کما قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ کذا فی الترمذی وابن ماجۃ وموطا مالک والحاکم وابو یعلی والطبرانی وابن عساکر وامام احمد عن ابی ھریرۃ وغیرہ وقال الترمذی حسن ۔ فائدہ بھائیو دوستو مسلمانون دینداردو آیا کچھ آپ لوگ بھی خیال شریف مین لاتے ہین کہ یہ فدوی خاکسار نور محمد الٰہی بخش کیا کہتا ہے عرض کرتا بولتا سناتا ہے برادر دعزیزو ہم وہ بات آپلوگونکے پیش خدمت کرکے التجا وخواستگاری کرتے ہین کہ جو ہمارے حضرت رسول مقبول سرور کائنات خلاصہ موجودات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماگئے ہین اوسی کے بجالانے سے فلاحیت دارین ہے اور یہ جان لو کہ حضرت کا فرمانا خاص اللہ کا فرمان ہے کما تقدم ۔ اور بھی اللہ نے فرمایا وما محمد الا رسول ھکذا فی سورۃ العمران ع۱۵ اور بھی سورہ نجم مین ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اور جس سے منع کیا تو گویا اللہ نے منع فرمایا جیساکہ سورہ حشر مین ہے وما آتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب بلکہ محبوب عالم رسول اکرم اللہ وحدہ لاشریک لہ کے حکم سے کہتے ہین تو اب انسان حدیث کے مسئلون مین یعنے حکم احکام ترغیب ترہیب وعدہ وعید وغیرہ مین کچھ حیلہ بہانہ تامل تاویل غور فکر شک شبہ نکرے اللہ جلیل الجبار القہار نے فرمایا فی سورۃ الفتح ع۴ محمد رسول اللہ یعنے محمد بن عبداللہ المطلبی الہاشمی اللہ کی طرف سے حکم لیکر آئے ہین ۔ تو بھلا سخت کلامی ولا سخن مین انسان کا کیا فائدہ ہر طرح سے مسلمان پر لازم ہے کہ اس سے منہ پھیرلے کما قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ القصص ع ۶ واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ یعنے اور جب اچھے بندے سنتے ہین لغو کو تو منہ موڑتے ہین اوس سے اور ابتداء سورہ مومنون مین فرمایا والذین ھم عن اللغو معرضون اور بندے رحمن کے وہ ہین کہ جو لغو سے منہ موڑتے و پھیرتے ہین ۔ غرض لغو کلام سے بچتا ہے اور اپنے مخاصم کو نیک دعا دیتا ہے اور اوسکے مشکل وتنگی کو آسان سہل کرتا ہے کسی کو پریشانی حیرانی مین نڈالے کما فی البخاری ومسلم عن انس کہ آپ نے فرمایا یسروا ولا تعسروا وسکنوا ولا تنفروا اور صحیحین کی دوسری روایت ابی ہریرہ سے ہے کہ سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین خیر البشر نبی سرور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلعم نے ابو موسی اشعری ومعاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کیا فقال یسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا پس فرمایا آسانی کرو اور نہ مشکل کرو اور بشارت دو اور نفرت مت دلاؤ اور آپسمین باتفاق کام کرو اور نہ اختلاف کرو یعنے ایک رائے ہو کر سب مسلمان رہین) کاشش اگر کسی سے کچھ بیہودہ کام سرزد ہوگیا پس دوسرا اوسپر غصہ نظاہر کرے دیکھو ہمارے سرکار سرور کائنات کے عالی دربار سے ہر ایک صحابہ کو اسبات کی تاکید تھی کہ خبردار خبردار ہر ایک بات مین آسانی کا خیال رہے صحیحین مین انس وابی ہریرہ سے مروی ہے کہ

ایک اعرابی نے مسجد مین بول کرنا شروع کیا پس صحابہ اوسپر خفا ہوئے آپ کا ارشاد ہوا لَا تُزْرِمُوْهُ الحدیث
دیکھئے کیسے کیسے صحابہ جلیل القدر مسجد مین حضرت کے روبرو رونق افروز تھے کہ اوس گنوار نے ایسی سخت
بے ادبی خانہ خدا مین کی کہ ہر ایک کو نہایت معیوب معلوم ہوا لیکن حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
کیسی شیرین زبان سے اوس اعرابی کو سمجھایا اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ
اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ - اور صحابہ سے کہا کہ زبان تیز نہو یعنے مسئلہ نہ جاننے والون پر
غصہ مت ہو اگر نادانی و غلطی کی تو اوسے برا نہ کہو رحم دل رہو آسانی کرو فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا
مُعَسِّرِيْنَ پس جزاین نیست کہ بھیجے گئے ہو تم آسانی کرنیوالے اور نہین بھیجے گئے تم سختی کرنیوالے سنن
ترمذی و مسند امام احمد مین ابن مسعودؓ سے مرفوعاً ہے کہ جو لوگ ملائم مزاج و نیک خصلت و نرم عادت شایستہ
طبیعت کے ہین اوپر دوزخ حرام ہے - اور حارثہ بن وہب نے مرفوعاً روایت کی لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا
الْجَعْظَرِيُّ كَذَا فِي اَبِيْ دَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِيِّ وَشَرْحِ السُّنَّةِ یعنے نہین جاویگا بہشت مین سخت گو اور نہ سخت خو یعنے
بد خلق سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کیا کچھ خندہ پیشانی و اونکی بزرگی ہے زہے قسمت اون لوگونکی کہ جو رحیم
دل و نیک عقل شایستہ زبان شیرین بیان کم سخن نیک چلن ملایم کلام احسان عام ہین - ہم اس جامع
صفات عادات و اخلاق خلاق کے آدمی کم دیکھا سنا ہزارون مین کہین دو ایک - باری تعالی جسپر نہایت
مہربان ہوتا ہے اوسے یہ دولت حاصل ہے - غرض ہر طرح رفق مین عمدگی بہتری و سختی مین خسران نیکی ہے
كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ هٰكَذَا فِي الْمُسْلِمِ عَنْ جَرِيْرٍ
جو شخص محروم ہوا نرمی سے محروم کیا جاوے تمام نیکی سے بہر حال آدمی کو لازم ہے کہ آپسمین اتفاق و
حسن اخلاق و خوش طبیعت و خندہ پیشانی سے رہین -

اور عام محبت و شفقت و دل خوش و رحمت و احسان و عدل و انصاف کرین -

اور مصیبت مین صبر و شکر و آپس مین ہمیشہ نرم کلام و مصافحہ و سلام و معانقہ و صلہ رحم کرتے رہین

اور آدمی کے کام کاج مین حب فی اللہ و من اللہ مدد کرین اور اونکی تکالیف و رنجش مین شریک رہین

اور بغض و کینہ و حسد و نفاق و عداوت و غیبت و خیانت و ظلم و ستم و لعنت و تہمت سے پرہیز کرین

اور وعدہ خلافی و عیب جوئی و سخت کلامی و بدزبانی و فحش گوئی و بدگمانی و ریا و کذب و تکبر و غصہ سے باز رہین

اے عزیزو اگر خاکسار ان مسئلونکی تفصیل کتاب اللہ و کلام رسول اللہ سے لکھے تو یہ چند سطر کا
رسالہ طول طویل ہو جاوے اسکا خلاصہ بیان پہلے نصیحت المتقین مین ہو چکا - بس فدوی یہان پر قلیل از
قلیل بیان کر دیتا ہے - اور کچھ اوپر بھی بیان ہو لیا - اور یہ ہر ایک بشر کو خبر ہے کہ غصہ خاص شیطان ہی

اسیواسطے نبی رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تاکید غایت درجہ کی تہی کہ غصہ سے بالکل انسان نفور رہے صحیح بخاری میں ابی ہریرہ سے ہے کہ ایک شخص حضرت کی جناب میں آیا اور کہا کہ مجھے وصیت کیجیے یعنی تاکہ میں ہلاکت سے بچوں آپ نے فرمایا لَاتَغْضَبْ اوسنے مکرر سکرر عرض کیا ہر بار یہی ارشاد ہوا لَاتَغْضَبْ یعنے غصہ مت کر یہ بڑی خراب چیز ہے کہ اس سے آدمی خود ہلاک ہوتا ہے۔ اور صحیحین میں عایشہ صدیقہ سے مرفوعًا ہے اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔ تحقیق بڑا دشمن آدمیوں سے نزدیک اللہ کے بڑا جہگڑنیوالا ہے یعنے جو جہگڑنے و غصہ کرنیوالے ہین وہ شیطان بے ایمان ہین کچھ غصہ کرنیسے آدمی کے پہلوانی بہادری و سرداری عقلمندی نہین ہوتی کہ کسی کو تیز مزاج دیکھا چشم چڑہا کر جماعت کا فیصلہ ناحق کرد سے یہ سب ظلم و حرام ہے صحیح بخاری و صحیح مسلم مین ہے عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم یَقُوْلُ لَا یَحْکُمُ اَحَدٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَھُوَ غَضْبَانُ اور ابی داود مین عطیہ بن عروہ سعدی سے مرفوعًا ہے اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَاِنَّ الشَّیْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ اور طبرانی معجم اوسط اور بیہقی شعب الایمان انس سے مرفوعًا ہے کہ جسنے اپنے غصہ کو روکا روک لیگا اللہ اوسنے اپنے عذاب کو صحیح بخاری و صحیح مسلم مین ابی ہریرہ سے ہے لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ کہ نہین ہوتا پہلوان و بہادر کشتی مارنیوالا جزاین نیست کہ پہلوان و بہادر وہ ہے کہ جو روکے اپنی جان کو غصہ کے وقت یعنے غصہ مین اوسکے مقابلہ ساری دنیا نیست۔ پس ایسی حالت مین صبر کرنا شیرونکا کام ہے۔ تیز مزاجی زبان درازی لاسخن بولنے فحش بکنے سے ہر حال مین پرہیز کرے۔ کاش اگر اس قسم کے مزاج کا کوئی ہووے تو اوسکے ساتھ دوسرا بکشادہ پیشانی پیش آوے و شیرین زبان سے بات کرے جیسا کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ام المومنین عایشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ تحقیق ایک مرد نے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے دربار مین آنیکی اجازت طلب کی آپ نے فرمایا اِئْذَنُوْا لَہٗ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِیْرَۃِ اَوْ بِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَۃِ حکم دو اوسکو میرے پاس آنے کا پس بہت برا بیٹا ہے اپنی قوم کا یا اپنی قوم کا بھائی بڑا شریر ہے پس جب وہ آیا تو سرور کائنات نے اوسے بڑی تواضع و تکریم کے ساتھ بٹھایا نہایت کشادہ پیشانی سے بات کی اور بنرم کلام و شیرین بیان کے ساتھ تبسم کیا۔ پس جب وہ دربار شاہی حضور عالیہ سے چلا گیا پس ام المومنین نے عرض کی یا رسول اللہ آپنے اوسکو نہایت شریر فرمایا تھا پھر اوسکو بعزت بٹھایا و غایت درجہ کی اوسکی خاطر کرکے بخوشی و خرم کلام کیا و باخلاق پیش آئے سو آپ نے فرمایا مَتٰی عَاھَدْتِنِیْ فَحَّاشًا الحدیث۔ اجی کب پایا تو نے مجھکو بد خلق فحش کو تحقیق بدترین آدمیونکا نزدیک اللہ کے مرتبے مین یوم التناد وہ ہے کہ جسکو چھوڑ دین لوگ واسطے بچنے برائی اوسکے کے دوسری روایت مین

سلہ نہ فیصلہ کرے کوئی درمیان دو آدمیوں کے جسوقت غصہ ہو ۱۲ سلہ غصہ کرنا شیوہ شیطان سے ہے اور بیشک ابلیس پیدا آگ سے ۱۲ سلہ مَنْ کَفَّ غَضَبَہٗ کَفَّ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہٗ ... ۱۲ سلہ مَتٰی عَاھَدْتِنِیْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ ...

مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ تَرَکَہُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِہٖ ... ۱۲ ... ۱۲

واسطے

واسطے بچنے فحش اوسکے کے یعنے جسکی لوگ تواضع تعظیم کرین اوسکی بدی و فحش گوئی کے خوف سے صحیح بخاری و صحیح مسلم مین حارثہ بن وہب الخزاعی سے مرفوعًا اَلَا اُخْبِرُکُمْ الحدیث کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخیونکی ہر سخت گو جہگڑالو باطل پر۔ جمع کرنے والا مال کا بخیل تکبر کرنے والا۔ بہرکیف فحش گو ہر طرح بد سے بد ہے خیر اگر وہ گالی بکے و ظلم کرے تو اوسکے ساتھہ بھلائی کرے و صبر کرے اور ظلم سے روکے کما قال النبی صلعم اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا الحدیث مدد کرو اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو کہا ایک شخص نے اے رسول اللہ کے مدد کرونگا مین اوسکی جبکہ وہ مظلوم ہوگا اور اگر وہ خود ظالم ہے تو بھلا کیونکر اوسکی مدد کرون سرور کائنات نے فرمایا تَمْنَعُہٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِکَ نَصْرُکَ اِیَّاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ عَنْ اَنَسٍ کہ اوسکو ظلم سے منع کر اور اوسے باز رکھ یہی مددگاری ہے اوسکے لئے صحیح بخاری و صحیح مسلم مین جابر و ابن عمر سے مروی ہے ان النبی صلعم قَالَ اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَصِیَامٍ وَزَکٰوۃٍ وَیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَذَفَ ھٰذَا وَیُرْوٰی عَنْہُ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ وَلَا یَحْقِرُہٗ ترجمہ باز آؤ ظلم کرنے سے اسواسطے کہ ظلم ستم کرنیوالونکی آگے اندھیرا ہوگا بروز حساب کتاب اور مسلم کی روایت ابی ہریرہ سے تحقیق بڑا مفلس میری امت سے وہ ہے کہ جو آویگا یوم الحساب ساتھہ نماز روزہ صدقہ کے یعنے ہر قسم کی عبادت اوسکے پاس ہوگی اور وہ گالی بھی دئے ہوگا کسی کو اور تہمت کئے ہوگا کسی کو یعنے سب نیکی اوسی مظلوم کو سپرد ہوگی اور دوسری روایت مسلم کی اونہین سے تمام مسلمان مومن مسلمان کے بھائی ہین نہ اوسپر ظلم کرے اور نہ اوسے ذلیل کرے اور نہ اوسکو حقیر جانے۔ استغفر اللہ استغفر اللہ اے عزیز و ظلم ایک ایسا فعل واہیات ناپاک خراب ہے کہ ظالمون کی نیکی یوم الحساب مظلوم کو دیجاویگی اور لطف یہ ہے کہ مظلوم کی بدی ظالمون پر مثل خر کے لادینگے۔ دیکھنا مسلمانون کہین کسی موذی کے بدلہ لینے پر بھی مستعد نہ ہونا شاید ظلم نہو جاوے۔ امام ابو عیسی ترمذی اپنے جامع مین حذیفہ سے مرفوعا ناقل ہین وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا اور کاش اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو۔ کہا علامہ طیبی نے اسکی شرح مین کہ آسانی کرو اسلئے کہ ترک کرنا ظلم و برائی کا احسان ہے کذا فی المرقاۃ صحیح مسلم مین ہے کہ ابی ذر کہتے ہین نبی صلعم نے فرمایا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا باریتعالی نے فرمایا اے میرے بندو مین نے اپنے نفس پر ظلم حرام کیا ہے اور مین نے تم مین بھی ظلم کو حرام ٹھہرایا ہے پھر نہ ظلم کرو تم ایک دوسرے پر۔ یعنے اللہ تعالے ایسا مالک الملک جلیل الجبار القہار ہے

پر ظلم سے بالکل بیزار و انکار پہر کسی کا حق دبا نا لوگون بین فساد کرانا آدمی کیون پسند کرنے - فساد بھی تو
ایک ظلم صریح ہے جہانتک ممکن ہو آدمی اوسکو روکے صلح کرادے سنن ابی داؤد و جامع ترمذی
بیر ابی الدرداء سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا نماز روزہ صدقہ سے افضل ہے اصلاح ذات البین
یعنے صلح کرا دینا مسلمانون مین - اور کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث صحیح ہے کیا بات اون لوگونکی پوچھتے ہو کہ
جو آپس کی پھوٹ و جماعت کا تنازع کو صبر معاف کراکے رفع دفع و صلح اتفاق کسی نوع جھوٹ ساچ
ملاکے کرواتے و کرتے ہین تو جان لو صوم و صلوٰۃ زکوٰۃ کا ثواب اونکو بلکہ بے انتہا ملتا ہے - اور یہ بات
مشہور ہے کہ جو لوگ درمیان مین صلح کرواتے ہین سو اونکو ہر دلعزیز کہتا ہے بلکہ افسر و سردار اپنے مین
اوسے بناتا ہے ہمارے حضرت مولانا مرشدنا محمد شمس الحق صاحب اور قاضی شیخ محمد صاحب اور عزیز
محمد ابراہیم صاحب بھی اکثر مسلمانون کی خیرخواہی و صلح و احسان عام وغیرہ نیک کام مین ہمیشہ مصروف
رہتے ہین - امام غزالی ابو حامد محمد بن محمد شافعی اور امام ابن عبد البر مالکی اور حضرت امام شافعی فرماتے
ہین کہ نہایت ہی بڑی عبادت و حسن عادت سے ہے کہ آپسمین لوگ اتفاق سے رہین اور محبت سے ملین و
سلوک و نیکی کرین صحیح بخاری و مسلم مین جابر سے مروی ہے کہ سرور کائنات خلاصہ موجودات فخر
عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ ہر قسم کی نیکی و اچھی بات صدقہ ہے اور
مسلم کی بروایت ابی ذر سے آپ نے فرمایا نہ حقیر سمجھ بھلائی مین سے تھوڑے کو اگرچہ یہی کیون نہو کہ ملے
تو اپنے برادر سے ساتھ منہ کشادہ و خوشی کے اور جبیر بن مطعم کہتے ہین کہ فرمایا نبی صلعم نے لَا یَدْخُلُ
الْجَنَّۃَ قَاطِعُ یَعْنِیْ قَاطِعَ رَحِمٍ نہین جاویگا وہ جنت مین جو اپنے برادرون سے بدسلوکی کرے یعنے جو شخص
بھائی و مسلمانپر احسان و سلوک نکرے وہی قاطع رحم ہے - پس لازم ہے انسان کو کہ رشتہ دارون و سگے
والون اور برادرون کے ساتھ سلوک کرنا اور مخالفت و عداوت نکرنا - جب آپس مین احسان سلوک ہدیہ
تحفہ جاری رہیگا ہر کوئی محبت رکھیگا تو پھر کسی انسان مین جھگڑا فساد بگاڑ نہو گا - **آب**
ہم یہان صلہ رحم و تحائف کی احادیث کو چھوڑ دیتے ہین بس آدمی اتنا جان لے کہ اللہ و رسول نے ہر ایک
بشر کے ساتھ ہدیہ و سلوک کرنیکا حکم دیا ہے اگرچہ مشرک کافر ہو و کیون نہو صحیح بخاری مین ہے کہ ابی بکر
صدیق کی دختر نیک اختر اسما کہتی ہین کہ جب رسول اللہ صلعم نے حدیبیہ مین قریش سے صلح کی تو آئی مدینہ
مین والدہ میری اور وہ مشرکہ تھی پس کہا مین نے اے رسول اللہ کے مکہ سے والدہ میرے پاس آئی ہے
وہ اسلام سے سخت بیزار ہے پس آیا مین اوسکے ساتھ سلوک کرون قَالَ نَعَمْ صِلِیْھَا فرمایا سرور کائنات
ہان سلوک کر تو اوس سے یعنے ثواب چھوڑ عذاب نہین جسکو آرام آخر کو انعام ہے صحیح بخاری و مسلم

مین انس سے مروی ہے کہ نبی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُبْسَطَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ وَیُنْسَأَ لَهٗ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ جسکو یہ منظور ہو کہ میری روزی کشادہ اور عمر دراز ہو تو چاہئے کہ نیکی کرے اور سلوک کرے اپنے یگانون سے نلتے دارون سے **فائدہ** یعنے محبت وصلح واحسان مین یہی ہوتا ہے کہ کسی کے مال ومواشیات وزراعت واسباب وغلہ وغیرہ کا نقصان نہین ہوتا اور نہ کسی فساد مین وہ پڑتا تو یہی روزی فراخ ہے۔ اور تمام بلیات ومقدمات وفسادات وترددات وغیرہ سے چین وآرام سے بے فکر رہتا ہے تو یہی عمر دراز ہے اور اس حدیث کا مطلب امام مجتہدین وعلماء محدثین سابقین نے بہت کچھ بیان کیا ہے شاہ عبد الحق محدث فرماتے ہین کہ مراد فراخی رزق وعمر دراز سے پائی جانا برکت وخوش گذرانی وزیادتی توفیق اور صفائی ونورانیت قلب کا۔ اور بعض علماء نے فرمایا درازی عمر ساتھ بقائی نام نیک کے ہو دنیا مین یا اولاد صالح مراد ہے کہ بعد اوسکے دعا کرین اور نام نیک اوسکا باقی رکہین کہ بقاء اولاد پیدایش ثانی ہے مرد کے لئے۔ اور یہ بھی ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے لوح محفوظ مین کسی کی عمر ۶۰ برس لکھی ہے پھر اگر یہ صلح رحم کیا حسن اخلاق سے رہا تو اور ۴۰ برس عمر زیادہ ہے۔ اور اَثَرِهٖ کے معنی نشان قدم کے ہین چلنے مین زمین پر اور یہ فرع حیات کا ہے کہ جو کوئی رحلت کیا اوسکا نشان قدم زمین پر نرہا پس اثر سے مدت عمر مراد ہے کذا فی اللمعات والمرقاۃ ومبارق الازہار وغیرہ۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم مین ابی ایوب انصاری سے مرفوعاً ہے لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ نہین حلال ہے واسطے کسی کے یہ کہ چھوڑے ملاقات بھائی مسلمان کی تین یوم سے زیادہ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ هٰذَا وَیُعْرِضُ هٰذَا وَخَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ جب اون سے ملاقات ہو تو آپسمین منہ پھیرلین سو بہتر اون دونون مین وہ ہے کہ جو اول سلام کرے سنن ابی داؤد اور مسند امام احمد مین ابی ہریرہ سے مرفوعاً ہے کہ نہین حلال ہے کسی مسلمان کے لئے یہ کہ چھوڑدے ملاقات کرنا مسلمان بھائی کی زیادہ تین یوم سے اور جس نے ترک کیا ملاقات زیادہ تین روز سے اور مرگیا تو جہنم مین گیا۔ اور دوسری روایت انھین سے ابی داؤد کی مرفوعاً لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ الحدیث نہین حلال ہے واسطے مومن کے یہ کہ چھوڑدے کسی مومن کی ملاقات کرنا زیادہ ثلثہ یوم سے پس جب گذرگئے تین دن تو چاہئے کہ اوس سے ملاقات کرے اور سلام کرے یعنے اگر کسی وجہ سے آپسمین ناخوشی ہوگئی تھی تو خیر جلدی ملاقات کرکے سلام مصافحہ کرے محبت سے ملے اور رنجش سے الگ ہوتے رہے کما قال النبی صلعم تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا کذا فی المسلم عن ابی ہریرہ کھولے جاتے ہین باب بہشت کے بروز دوشنبہ پنجشنبہ واسطے

بخشش کرنے تمام بندونکے نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو مگر اوس آدمی کی مغفرت نہ ہوگی کہ مابین کسی
بھائی مسلمان کے دشمنی و کینہ ہے پس کہا جاتا ہے ملائکہ سے دیکھو ان دونوں کو مہلت دو جو دشمنی رکھتے ہین
یہانتک کہ صلح کرکے آپسمین محبت سے ملین اور دیگر روایت بھی مانند اسی کے ہے **فائدہ** یعنے پروردگار
عالم کے روبرو پیش کئے جاتے ہین عمل لوگون کے ہر ہفتہ مین دو مرتبہ دوشنبہ پنجشنبہ کو پس اللہ کیطرف
سے معاف ہوتی بخشی جاتی ہین گناہین ہر ایک بندہ مومن کی مگر اوس آدمی کی گناہ معاف ہرگز
نہین ہوتی کہ جو دو مسلمان بھائی کے درمیان مین دشمنی ہے اور یہ کہا جاتا ہے اوس فرشتہ سے
کہ چھوڑدو یعنے نامہ اعمال سے ابھی خطامت دور کرو یہانتک کہ رجوع کرین اور باز آوین دشمنی سے
ذرا **مسلمانو** خیال کرو عداوت دشمنی مین کچھ دنیا ہی کا نقصان نہین بلکہ آخرت کا بھی سخت
خسران ہے محبت سے رہنے مین بھلا آدمی کا کیا نقصان اور کون مشکل نہ اسمین کچھ محنت نہ خرچ نہ
مال جاتا ہو نہ دینا پڑے ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی عمدہ و نفیس و آسان
چیز آپسمین محبت الفت شفقت کی بتلائی ہے کہ اگر کوئی بشر ربع مسکون مین اوسکی تلاش کرے تو اس
توصیف و لطیف کی چیز ملنا محال و دشوار غیر ممکن ہے اور عمدگی اوسکی حد سے باہر ہے انتہی صحیح
بخاری و صحیح مسلم مین ابن عمرو سے مرفوعاً ہے مقرر ایک شخص نے پوچھا نبی رسول کریم علیہ الصلوۃ
والتسلیم سے کونسی خصلت اسلام کی نہایت ہی عمدہ ہے آپنے فرمایا تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ
وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ کہلانا طعام کا اور کرنا سلام کا پہچان غیر پہچان پر یعنے یہ فعل عام طور پر ہے یگانہ و بیگانہ
دوست غیر دوست کا خیال کرنا کچھ نہین **فائدہ** دیکھئے کیسا ہی آدمی ہو جب اوسے کچھ کہلا پلا دے
یا فقط سلام مصافحہ اوس سے کرلی تو وہ کیسا پیار دولار کرکے بولنے بات کرنے لگتا ہے مزاج عالی حالات
شریف اسم مبارک مسکن لطیف وغیرہ پوچھنے لگا بلکہ اوسے اپنا رفیق شفیق جاننے لگا۔ لیکن یہ دولت
عظمی و خیر کبری اونہین کو نصیب ہے کہ جو حسد بغض کینہ عداوت نہین رکھتے فخر تکبر دماغ گھمنڈ نہین کرتے
بھلا حسد کرنے سے انسان کو کیا فائدہ ہوتا و مزا ملتا ہے لاحول ولا قوۃ۔ جسکو مالک الملک اولاد
و علم و مال و قوت و حسن جمال و ہنر وغیرہ دیوے پس دوسرے کا کیون کلیجا جلے بلے شکم پھوٹے
کیا کسی کے حسد و عداوت ذاہ کرنے سے اللہ رب العلمین وحدہ لاشریک لہ اوسکو نہ دیگا نہین کریگا
اگرچہ کفار اہل کتاب ہون یا آپ کے رعایا یا اسامی غلام یا دشمن کیون نہون ضرور ضرور اوسکو ملیگا
عطا ہوگا جو اوسکی قسمت کا لوح محفوظ پر باریتعالی لکھ چکا ہے۔ اسیواسطے آپنے فرمایا کہ ذاہ مین تو کچھ
لذت نہین البتہ حاسدون کی نیکی جل جاتی ہے جیسا کہ ابی داود و سنن ابن ماجہ مین ابی ہریرہ

وانس سے مرفوعاً ہے اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ بچو تم حسد سے یعنے کسی کا زوال ولاد مال کا مت چاہو پس تحقیق حسد کہا جاتا ہے نیکیون کو جیسا کہ کھاتی ہے آگ ہیزم کو اور امام بیہقی شعب الایمان مین انس سے لایا ہے وَکَادَ الْحَسَدُ اَنْ یَغْلِبَ الْقَدَرَ اور نزدیک ہے حسد یہہ کہ غالب آوے تقدیر پر یعنے کیا تقدیر کو بدلدیگا ہرگز نہین کہ لوح محفوظ کو حسد تغیر کردے و بدلدے + صحیح بخاری وصحیح مسلم مین انس وابی ہریرہ سے مرفوعاً ہے لَا تَحَسَّسُوْا الحدیث نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ مول بڑہاؤ اور نہ آپسمین حسد کرو نہ آپسمین بغض کرو اور نہ آپمین عیب کرو اور مت کرو بیع ایک دوسرے کی بیع پر۔ اور ہو جاؤ بندے اللہ کے آپسمین بھائی اور نہین درست مسلمانکو یہ کہ چھوڑدے بھائی کی ملاقات کرنا تین روز سے زاید **فائدہ** مسلمان کی بات یا کوئی فضول باتون کی یا کسی صلاح مشورہ کی خبر لینا عیبونکے تلاش فکر مین رہنا۔ اور سودی کا لینا منظور نہو اور خریدنیکا اظہار کرنا ڈاہ کرنا کینہ بغض عداوت رکہنا غیبت کرنا وغیرہ ذلک یہ سب فعل مسلمانون کو کبھی زندگی مین کسی طرح درست نہین یہ گناہ کبیرہ ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرانی دمشقی نے منتقی الاخبار اور حافظ عظیم منذری نے ترغیب الترہیب مین ان مسئلون کی احادیث کو جدا جدا باب مین جمع کیا ہے اور اس سے آسان زواجر مین بیان ہے۔ یہ بلا اونہین لوگون مین ہے کہ جو رحم دل نہین۔ بس جسکی زبان تیز ہے اور جو مزاج محبت شفقت الفت سے خالی وسخت دل ہین سو وہ دشمن خدا ہے صحیح بخاری وصحیح مسلم مین جریر بن عبد اللہ سے مرفوعاً ہے لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ خدا کی اوسپر رحمت نہین ہوتی جو نہین رحم کرتا لوگونپر یعنے ہاتھ زبان اُذن عین وغیرہ اعضا سے اور صحیحین کی دوسری روایت ابی ہریرہ سے مَنْ لَّا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ جو نہین محبت شفقت کرتا خلق پر تو اوسپر اللہ بھی نہین رحمت کرتا یعنے محبت کا یہ معنی کہ ظلم وفساد کینہ حسد سے بالکل کنارہ کش رہے یہ نہین کہ بعض حاسدون کے مانند ظاہر مین رفاقت الفت و باطن مین بغض عداوت یہ تو عادت شیطان ملعون کی ہے۔ مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہین کہ مال وجاہ وتندرستی وعاقبت خیر جو اپنے لیے چاہتا ہے سو وہ اپنے دوسرے مسلمان کو بھی چاہیئے۔ کذا فی اللمعات۔ شاہ صاحب کا فرمانا سچ ہے ایسا ہی کتب احادیث کے بھی ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم مین ہے عن انس قال قال النبی صلعم وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ قسم ہے اوس ذات پاک پروردگار عالم کی جسکے دست قدرت مین میری جان ہے نہین مومن ہوتا کوئی یہان تک کہ پسند کرے واسطے بھائی مسلمانکے وہ چیز کہ جو دوست رکہتا ہے واسطے اپنے **فائدہ** اب تو بالکل اسکے برعکس ہو رہا ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

استغفر الله ربي من كل ذنب واتوب اليه خصوصًا ہمارے گروہ مسلمانون مین یہ بلا بکثرت سے پڑی ہین زیادہ ہمارے ضلع کے نواحی کے مسلمانون مین کہ مارے حسد کے یہ نہین اونکا جی چاہتا کہ دوسرے بھی تندرست و مالدار رہے ۔ بلکہ محتاجی و تنگدستی و ہرایک عذاب فساد و بیماری و حیرانی مین گرا پڑا رہے ۔ بھلا اگر اللہ تعالے اوسکو فراغت و تندرست رکھے سو تمہارا کیا خرچ ۔ کاش اگر وہی کلفت و مصیبت تمپر عائد ہو تو اب بولو کیا کہوگے و وصیان مین لاؤگے جامع ترمذی مین واثلہؓ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا نظاہر کرو تم خوشی کو واسطے مسلمان بھائی کے دشمنی کی وجہ سے جوکہ اوس سے ہے اگر خوش ہوویگا تو پس رحم کریگا اللہ اوسپر اور مبتلا کریگا تجکو ساتھ اوسکے ۔ یعنے اگر کوئی بلا دینی یا دنیاوی مین پڑا ہے تو دوسرا مسلمان خوش نہو بسبب دشمنی کے ورنہ اللہ وہی مصیبت یا اوس سے زیادت اوسپر ڈالدیگا ۔ اب مسلمانو ذرا خیال فرماؤ تم بھی تو آخر کو آدمی ہی ہو جو اللہ آرام و انعام و مصیبت و فضیحت اوسکو دیتا ہے وہی اللہ تمکو بھی دیتا و کرتا ہے اوسکے دیے ہوئے پر تم اپنے مال و اقبال کے گھمنڈ مین کسی کو نہ دھمکاؤ ستاؤ کوئی موقع پاکر اوسکی بیعزتی و حیرانی نکرو اوسکے قصور و عیب کے تلاش مین نرہو بلکہ جہانتک ممکن ہو پوشیدہ کرتے رہو کوئی ایذا اونکو ندو کوئی گناہ کا عار نہ دلاؤ صحیح بخاری و صحیح مسلم مین ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اَلْمُسْلِمُ اَخُ الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یُسْلِمُهٗ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ سب مسلمان آپسمین بھائی ہین پس چاہیے ہرایک کو کہ نکرے ظلم کسی مسلمان پر اور نہ ڈالے اوسکو ہلاکت مین یعنے دشمن کے ہاتھ و ہلاکت کی جگہ نچھوڑے بلکہ مدد کرے جو کوئی کوشش کرتا ہے بھائی مسلمان کی حاجت روائی مین تو ہوتا ہے اللہ اوسکی حاجت روائی مین اور جو شخص دور کرے کوئی غم مسلمان سے سو دور کرتا ہے اللہ اوس سے بڑا غم قیامت کے غمونسے اور جو کوئی چھپاوے عیب کسی مسلمان کا تو پوشیدہ کریگا اللہ عیب اوسکا بروز قیامت صحیح مسلم مین ابی ہریرہ سے مرفوعًا ہے مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ اور سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی مین اَبِیْ صِرْمَةَ سے مروی ہے کہ سرور کائنات نے فرمایا مَنْ ضَارَّ مُسْلِمًا ضَارَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ شَاقَّ مُسْلِمًا شَاقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ جس شخص نے دکھ دیا کسی مسلمان کو تو اللہ اوسکو دکھ دیگا اور جو شخص مسلمان کو تکلیف پہونچاوے اللہ اوسکو تکلیف پہونچاویگا ۔ جامع ترمذی مین معاذ بن جبل سے مرفوعًا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کو کسی گناہ کی عار دے پس وہ نہ مریگا جب تک کہ اوسکو

نہ کرے - اور جامع ترمذی و سنن دار قطنی و مستدرک حاکم مین ابن مسعودؓ روایت ہے آپنے فرمایا لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی اسکا ترجمہ اوپر تحریر ہوا فائدہ فی الواقع مین جو لوگ شبہ کرتے و بدگمان ہوتے ہین - کہ فلان چور و می خور ہے فلان کام اسی نے کیا کرایا ہے وہ کام اسی کا ہے یعنے ایسا ہی اوسکا چلن رہن ڈھنگ معلوم ہوتا ہے - اور اسی قسم کی اور اور باتون کا اتہام کرکے بدگمان ہوکر طعنہ دیتے ہین شبہ کرکے درپردہ لعنت ملامت کرتے ہین - ہر وقت غیبت شکوہ ہین - ... ہین - بس جان لو کہ وہ خود وہی کام درپردہ کرتے ہین کہ دوسرونکو کہتے پھرتے ہین - یا جو لوگ ایسا کہتے ہین اونکے یہ ساتھی ہین - بس یہ لوگ بغیر کئے ہوئے اوس کام کے نہ مرینگے - تو بھلا یہ کہنے و شبہ کرنے مین تمکو کیا مزہ و فائدہ ہوا - بس ہر طرح محبت ہی رکھنے مین آرام ہے و عداوت کرنے مین نقصان اور یہہ بھی جان لو کہ جو دوسرے مسلمانکے کار کرنے و سعی کرنے مین جو خلاف شرع نہو رہتا ہے تو اونکے ہمراہ پاک پروردگار رہتا ہے سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر پھر اب اس سے عمدہ کیا چیز ہونا چاہیئے زہے قسمت اون لوگون کی کہ جو اس فعل کو بجا لاتے ہین اس نکتہ کو عزیز و خیال رکھو

کتب شروحات حدیث مین ہے علماء فرماتے ہین جیسے صاحب مبارق الازہار و نیل الاوطار و مرقاۃ و لمعات وغیرہ کہ انسان پر لازم ہے کسی مسلمان پر ظلم ستم نہ کرے اگرچہ غلام کیون نہو - اور کسی کو ہلاکت کی جگہ مین نہ ڈالے دشمن کے ہاتھ نہ چھوڑے اگرچہ اوسکا دشمن کیون نہو اور کسی کی حقیت و دولت کو کوئی بلا حق کے نہ لیوے کاش اگر کوئی غیر کی حقیت کو کسی بہانہ مکر دہوکے سے دخل کرے تو دیگر اوسپر ہرگز قبضہ کرنے نہ دیوے - اور کسی مصیبت و غم و الم مین کوئی گرفتار ہو تو ہاتھ زبان جان و مال سے جہانتک ممکن ہو اوسکی مدد کرے ایسا نہین کہ کسی آدمی کو فریب دیکر ادھر ادھر کہہ سنکر دوسرے کے اختیار مین اوسکی دولت ملکیت کرکے اور اوسے حیران پریشان و تکلیف مصیبت مین ڈالے - اگر کوئی حاجت کسی بشر کی کوشش کرکے اوسے رفع دفع کرے - عیب کوئی ہو ضرور چھپا وے کسی کے کان مین ہرگز نہ ڈالے -

بیہقی شعب الایمان مین ونس سے مرفوعاً ہے مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جس شخص نے بند رکھی زبان اپنی یعنے عیب و قصور لوگونسے چھپایا ڈھانکتا ہے اللہ اوسکے عیب کو لوگون اور ملائک اعمال سے اور جو کوئی روکے غصہ اپنا لوگونسے روکیگا اللہ اوس سے عذاب اپنا یوم النشور کے **مسند** امام احمد و جامع ترمذی مین اسماء بنت یزید اور ابی الدرداءؓ سے مرفوعاً ہے کہ جسنے روک رکھا عیب کو اپنے بھائی کی عزت سے اوسکی پیٹھ پیچھے تو روک رکھیگا اللہ تعالے اوسکے منہ سے نار کو بروز قیامت یعنے کسی سے کوئی قصور مثل چوری

اَلرِّفْقَ ... [illegible] وغیرہ ... [illegible] ... نہیں [illegible]
[illegible] ... [illegible] ... لِکُلِّ ... [illegible] اَلْأَنْبِیَاءِ ... [illegible]
لِکُلِّ مُسْلِمٍ کَذَا فِی الصَّحِیحَیْنِ عَنْ جَرِیرٍ اور صحیح مسلم میں تمیم داری سے ہے اَلدِّیْنُ اَلنَّصِیْحَۃُ پس
مسلمان کو لازم ہے کہ جہانتک ممکن ہو مسلمانونکی کاروبار میں شریک ہوا کرے وَاللّٰہُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ
مَا کَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ اَخِیْہِ ھٰکَذَا فِی الْمُسْلِمِ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اور امام بیہقی نے شعب الایمان مین انس
سے روایت کی ہے قَالَ قَالَ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُرِیْدُ اَنْ یَسُرَّہٗ بِھَا
فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ کہا فرمایا نبی صلعم نے جو کوئی حاجت روائی
کرے اپنے بھائی مسلمان کی اور خوش کرے اوسکو کسی میری امت سے اور ارادہ اوسکا فقط خوش کرنا مسلمان
کا ہے تو اوسنے خوش کیا مجکو اور جسنے خوش کیا مجھے پس خوش کیا اوس نے باریتعالیٰ کو اور جسنے خوش کیا
اللہ کو داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین **فایدہ** بہرحال مسلمان کے کام مین شریک ہونا سنت ہے اگرچہ
زمین کھودنے وکتاب لکھنے وبحث مناظرہ کرنے وکوئی چیز لیجانے مین کیون نہو صحیح بخاری وصحیح مسلم
مین جابر بن عبداللہ سے ہے کہا کہ ہم تین سو صحابہ مدینہ طیبہ کے اردگرد جنگ احزاب کے حفاظت کے لیئے
خندق کھودتے تھے کہ یکایک عظیم الشان ایک پتھر نمودار ہوا صحابہ اوسکے نکالنے سے حیران ہوکر عاجز آئے
پس آکر اوسکا حال حضرت سے بیان کیا فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ پس فرمایا آپنے کہ چلو مین ابھی آتا ہون فَاَخَذَ
النَّبِیُّ صلعم الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ کَثِیْبًا اَھْیَلَ پس لیا نبی رسول نے کدال اور مارا اوس پتھر پر پس وہ
ہوگیا یعنی وہ پتھر سخت ریت پھسلتا ڈھلکتا یعنی مانند ریگ ۔ اور باقی حال خندق
وجابر کی دعوت کا ہمنے اپنی کتاب نور الکلام اور تاریخ النور مین بخوبی بیان کی ہے ۔ اب مسلمانون ذرا خیال
شریف مین لاؤ کہ حضرت رسول اللہ صلعم ایسے مرتبہ وثنا صفت کے ہوکر کہ ہر ایک ملک جن وبشر پر ظاہر وباہر
ہے ہمارا یہ منہ نہین ہے کہ بیان کرے ۔ مگر دیکھئے آپ تو لوگونکے ساتھ ایسا کرین کہ خود جاکر مسلمانون کے
کار کو آسان کرکے اونھین اطمینان کرین اور تمام امت سے ایسا حکم فرمادین مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ
کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ ھٰکَذَا فِی الْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ **سنن ابی داود** مین باسناد حسن ابی
ہریرہ سے مرفوعاً ہے اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ الْمُؤْمِنِ مسلمان مومن آئینہ ہے اپنے بھائی مومن کا ۔ اور صحیح
بخاری وصحیح مسلم مین ابی موسیٰ سے ہے آپنے فرمایا اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا مسلمان
واسطے مسلمان کے مانند مکان کے ہے کہ مضبوط رکھتے ہین بعض اجزاء بعض کو اور **جامع ترمذی** وسنن
ابی داود مین ابی ہریرہ سے مرفوعاً ہے اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْہُ ضَیْعَتَہٗ وَیَحُوْطُہٗ

مِنْ وَرَائِہٖ کہ مسلمان آئینہ مسلمان کا اور مومن بھائی ہے مومن کا باز رکہتا ہے دفع کرتا ہے اوس سے
وہ چیز کہ اوسمین ضرر و ہلاکت اوسکی ہے اور نگاہ رکہتا ہے حق اوسکا غائبانہ اوسکے اور دوسری روایت
ترمذی کی اونہین سے تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہے اپنے برادر کا پس دیکھے اوسمین کوئی برائی پس چاہئے کہ
تنبیہ کرکے اوسکے دور کر دے اوس سے برائی **فائدہ** ملا علی قاری حنفی فرماتے ہین کہ جسطرح آئینہ مین تھوڑی چیز
بھی اپنے چہرہ کی برائی دیکھ لیتا ہے اور آپ ہی جانتا ہے اوسی طرح مسلمان بھائی کی برائی اگرچہ تھوڑی ہو
خفیہ اوسے آگاہ کر دے اوسکی برائی پر تاکہ ذلیل نہو لوگون مین لیکن شیرین زبان و اخلاق کے ساتھ
سمجھاوے اور آپ ہی جانے دوسرا مطلع نہو اسیواسطے محبوب عالم رسول اکرم نے یہ فرمایا وَیَحُوْطُہٗ مِنْ
وَرَائِہٖ نگاہ رکہتا ہے اوسکی آبرو کو غیبت نہین کرتا عیب نہین کھولتا اگر کوئی کہتا ہے تو منع کرتا ہے و حفاظت
کرتا ہے اوسکے جان و مال و آبرو مین کذا فی المرقاۃ و اللمعات وغیرہ یعنے مسلمان جو ہین وہ ایسی طرح ملے جلے
اپنے ہین کام کرتے و کراتے ہین و عیب و قصور کو معاف کرتے رہتے ہین کہین وقع آیا تو زبان سے
بھی برادر کی مدد کرتے ہین **صحیح بخاری** و صحیح مسلم مین براء ابن عازب سے مرفوعاً ہے کہا کہ دن
قریظہ کے نبی صلعم نے حسان بن ثابت سے فرمایا اُھْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ مَعَکَ مذمت کر تو مشرکین
کی یعنے اشعار مین پس تحقیق جبرئیل تیرے ساتھ ہے یعنے تیرے مضامین مین اعانت و امداد کرتا ہے اور حضرت
فرماتے تھے یَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ یا حسان بن ثابت بن منذر انصاری جواب دے
میری طرف سے کافرون کو یعنے وہ میری ہجو کرتے ہین اور ناسزا کہتے ہین مجکو اے اللہ قوت دے حسانکو
ساتھ جبریل کے اور **عائشہ صدیقہ** کی روایت صحیحین مین کہا سنا مین نے حضرت کو فرماتے تھے واسطے
حسان کے اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَایَزَالُ یُؤَیِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ تحقیق جبریل ہمیشہ تائید کرتا
ہے تیری جب تک کہ مقابلہ کرتا ہے تو اللہ و رسول کی طرف سے وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلعم یَقُوْلُ ھَجَاھُمْ
حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی **فائدہ** ضرور ضرور اللہ تبارک و تعالیٰ اوسکے ساتھ ہے جو دوسرون کے کام کرتے
کراتے ہین - کوئی دستکاری و کہیتی و تجارت و کتابت کرتا ہے تو ساتھ ملکر وہ بھی کبھی کراوے سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کیا عمدہ بات و حسن عادات اونکے ہین کہ احسانکا احسان اوپر اللہ کے
پاس سے ثواب پھر لطف یہ کہ باریتعالیٰ اونکے ہمراہ اس اللہ کے انعام و احسانکا کہین ٹھکانا **صحیح**
مسلم مین ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَا ابْنَ
اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ فرمایا اللہ کے رسول نے تحقیق اللہ فرماویگا یوم النشور کو اے اولاد آدم کی
مین بیمار رہا پس نہ پوچھا تو نے مجکو یعنے ذرا دیکھنے بھی نہ آیا قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ

العلیٰ ہینٹ کہیگا آدمی اے پروردگار میرے کسطرح پوچھتا ہین تجھکو اور تو پروردگار [illegible] کا
تو بیماری وغیرہ عیبون سے پاک صاف ہے قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما
علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ فرمائیگا اللہ کیا نہین جانا تو کہ [illegible] فلانا بیمار ہوا
پس اوسکو دیکھا پوچھا تو نے کیا نہین جانا تو کہ اگر پوچھتا تو اوسکو [illegible]
یہ حدیث قدسی ہے ہمارے سرکار [illegible] خلاصہ موجودات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ [illegible]
کہین کرین وہی کرنے مین انسان کو ہر جگہہ [illegible] ہے [illegible]
واسطے حضرت رسول الثقلین شفیع المذنبین [illegible] بتلاتے و
سناتے ہین کر تصور [illegible] کیسی کیسی [illegible]
کہ جو [illegible] سمجھتے و زبان بلاتے ہین بھلا جو طعام [illegible] شریف ہوتے
ہین اونکا کیا کچھ مرتبہ ہوگا۔ اور آدمی اسکا کبھی خیال نا کرے کہ ہم ایسے بڑے مرتبہ والے اور شیخ سید
اور امیر رئیس ہو کر اپنے سے ادنیٰ اور چھوٹے کی عیادت و کام وغیرہ مین کیون شریک ہون و تبقیہ ہولر
رذیل ہین۔ **عزیزو** ایسے خیالات و عادات کے لوگ نہایت بے عقل و بدنصیب ہین ادنیٰ ادنیٰ
آدمی اور کافر کی عیادت تک تو سنت ہی ہے مومن کا کیا ذکر۔ بھلا ہمارے رسول اکرم سید ولد آدم سرور
کائنات خلاصہ موجودات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلعم سے بڑھکر یعنے ہر ایک صفت و ثنا و مدح و عزت و فخر
و عالی نسب وغیرہ مین اندر سما و ارض کون ہے یہ منہ نہین کہ نبی رسول کریم کی تعریف و توصیف بیان
کرے۔ حاصل کلام حضرت تو ایسا کہین و کرین اور دوسرونکو یہ فخر و تکبر و گھمنڈ و خیال ہو استغفر
اللہ نعوذ باللہ من سوءِ الخیالات والعادات **صحیح بخاری** مین ابن عباس فرماتے ہین کہ تحقیق
نبی صلعم ایک اعرابی کی عیادت کی اور فرمایا لا بأس طهور ان شاء اللہ اور دوسری روایت انس سے
کہا تھا ایک لڑکا یہودی کا نبی صلعم کی خدمت کرتا تھا سو بیمار ہوا وہ پس آئے نبی صلعم اوسکے پاس عیادت
کرتے تھے اوسکی اور بیٹھے اوسکے سر کے پاس فقال لہ اسلم کذا فی البخاریؒ۔ ملا علی قاری ہروی
لکھتے ہین کہ فرمایا امام ابی حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ کوفی رح نے کہ یہود و نصاریٰ و کافر و مجوس
وغیرہ کی عیادت کرنے مین بھی ثواب ہے کذا فی المرقاۃ بعضے عقل کے گدہے ایسے ہین اگر وہ سنین
کہ فلانا کیسی بڑی تکلیف مین پریشان حیران یا سخت بیمار ہے تو وہ ایسے نالائق و سخت دل کہنے لگے کہ رہنے
دو خوب ہوا زاید ہو۔ بھلا مسلمانون بتلاؤ اتنا بولنے سے تم کو کیا فائدہ ہوا کچھ ذایقہ ملا یا کچھ حقیقت حاصل
ہوا یا مالیت پایا۔ نعوذ باللہ خاک پایا بلکہ سخت نقصان ہوا جہنم مین گرا۔ **کما قال النبی** صلعم

لہ مسلمان کی عیادت انس کی روایت سے صحیح بخاری مین [illegible]

۳۶

اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَہَا بَالًا یَہْوِیْ بِہَا فِیْ جَہَنَّمَ رواہ البخاری عن
ابی ھریرۃ وفی روایۃ لہما یہوی بہا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے
ساتھ ایسی بات کے کہ اوسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہے مضایقہ نہین جانتا اوسکے کہنے مین اور آسان جانتا
ہے اوسکو گرتا ہے بسبب اوسکے دوزخ مین ۔ عقبہ بن عامر کہتے ہین کہ مین نے حضرت سے ملاقات کی فقلت ما
النجاۃ فقال املک علیک لسانک پس کہا کیا ہے سبب نجات کا پس فرمایا نبی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
نے کہ روک رکھ اپنی زبان کو یعنے جسمین خیر نہو اوسکو مت بول نہ ذکر کر کذا فی الترمذی والمسند الامام احمد
صحیح بخاری و صحیح مسلم مین ابن مسعود سے مرفوعًا ہے اِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ
اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ پرہیز کرو تم جھوٹ بولنے سے کیونکہ دروغ گناہ کا رستہ
بتلاتا ہے اور گناہ دوزخ کی راہ دکھلاتی ہے ۔ اور ابی ہریرہ کی روایت صحیحین مین مرفوعًا اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ
فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ بچو تم بدگمان سے کیونکہ بدگمانی بہت جھوٹی بات ہے **فائدہ** پس جان لو
کہ فضول و دروغ باتین اور بدگمانی و بہتان بندی مین کچھی خیر نہین بلکہ بڑا نقصان جان و خسران ایمان ہے
کاش اگر کسی نے کوئی عیب کسی مسلمان پر لگایا شبہ سے اور فی الواقع وہ فعل یا قول اوسمین نہین پھر کہو اب
کیسا منہ تمہارا ہوگا ۔ واقعی ہین جو لوگ ادہر اودہر کی گپ شپ گپیونیان بدظنیان کرکے جماعت و برادری
مین بہر خیرو رہتے ہین شریعت اسلام کی پاس کہاتے پیتے ہین آخر کو دنیا ہی مین روبرو آدمیونکے بے اعتبار
ہو جاتے ہین پیٹو چپٹو رو کہلاتے ہین جو تھا چغلا اوسے لوگ بولتے ہین ۔ بس کاذب و قتات و قاذف
کہین کے نہین نہ رحمٰن ملا نہ رام ۔ نہ اودہر کے رہے نہ اودہر کے ہوتے ۔ سچ ہمارے رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صحیح بخاری و صحیح مسلم مین حذیفہ بن الیمان سے ہے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ
قَتَّاتٌ ۔ اور ابن عمرو کی روایت مین سرور کائنات نے یون فرمایا کہ وہ منافق ہے جسمین ان چار باتونسے
کوئی ہو اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا عَاھَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ جب امانت سونپی جاوے
خیانت کرتا ہے اور جب بات کرتا ہے دروغ بولتا ہے اور جب عہد کرتا ہے توڑتا ہے اور جب جھگڑتا
بحث کرتا ہے گالی دیتا ہے ۔ اور دوسری روایت صحیحین کی ابی ہریرہ سے اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ اور جب
وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے ۔ اور صحیح بخاری و صحیح مسلم مین ابن عمرو سے مرفوعًا ہے اَلْکَبَائِرُ الْاِشْرَاکُ
بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ صحیح بخاری و صحیح
مسلم مین ابی ہریرہ سے مرفوعًا ہے تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ اللّٰہِ ذَا الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ
ھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ وَھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ تم پاؤگے بدترین آدمیونکا یوم التناد نزدیک اللہ احکم الحاکمین کے جو آتا ہے

آدمیون کے پاس ایک منہ لیکر اور جاتا ہے اور انکے پاس دوسرا منہ لیکے یعنی جو لوگ ادھرادھر جھوٹھ موٹھ بات بناکر پہونچاتے ہین چاپلوسی یا خوشامد کیلئے اونکی مرضی موافق حق کا ناحق جھوٹھ کا سچ حرام کا حلال غلط کا صحیح اوسکے روبرو بنا اونکی ایسی اسیاجماعت ہینا انکے مواقعۂ لہکر ہرگز و ، و برادری و محلہ و جماعت مین فساد پیدا کرتے ہین تو بیان ہو کر وہ منافق فاسق وشمن خدا اور رسول اور جہنمی ہین مسند امام احمد و بیہقی شعب الایمان مین عبدالرحمن بن غنم سے مرفوعا ہے کہ ... اللہ کے ... بیا کہ چلتے ہین ساتھ چغلی کے لیئے بنظر فساد کہ جدائی ڈالتے ہین درمیان دوستون کے چاہتے ہین پاک لوگون سے مشقت و ہلاکت وفساد وگناہ وزناکو - اور جابر و ابی سعید کی روایت مین کہا ان دونون نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلعم اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا ھکذا فی البیہقی فی شعب الایمان او مسند امام احمد و جامع ترمذی و سنن دارمی و بیہقی شعب الایمان مین ابن عمر سے مرفوعا ہے مَنْ صَمَتَ نَجَا جو شخص چپ رہا نجات پائی -

فائدہ صاحب درمنثور وزاہدی ومعالم و ابن کثیر وخازن و مدارک و کبیر و بحر العلوم و اتقان وجریر و فتح البیان وغیرہ نے لَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا کی تفسیر مین بہت کچھ غیبت کی مذمت مین اخبار و آثار نقل کی ہین بخوف طول مین نے چھوڑ دیا - واقعی مین غیبت زنا سے بدتر کیون نہو کہ وہ گناہ توبہ سے عفو ہوتی ہے اور یہہ گناہ بغیر اوسکے معاف کئے خلاصی نہین - **ملا علی قاری حنفی** مَنْ صَمَتَ نَجَا کی شرح مین لکھتے ہین کہ فرمایا امام غزالی نے کلام چار قسم ہین اول ضرر والثانی نفع والثالث ضرر و نفع والرابع نہ ضرر نہ نفع سو تین قسم سے خاموش رہنا لازم ہے - اور ثانی مین بھی خطر و آفت ہے کبھی اوسمین بھی آمیزش ریاء کی و تصنع و تزکیہ نفس و فضول کلام کے ہو جاتی ہے تمیز و دریافت کرنا اوس کا مشکل بس خاموشی بہر حال بہتر و احسن کہ تمام آفات و بلایات سے محفوظ رہے کذا فی المرقاۃ **مسند امام احمد** و بیہقی شعب الایمان مین عبادہ بن صامت سے مروی ہے آپنے فرمایا جو کوئی چھہ چیزون سے پرہیز کریگا مین اوسکے واسطے بہشت کا ضامن ہون اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ الحدیث سچ بولا کرو جبوقت کہ بات کہو پورا کرو جبکہ وعدہ کرو ادا کرو امانت جبکہ اوسے رکھو اور حرام کاری سے بچو اور بند کرو چشم کو حرام چیز کے دیکھنے سے اور روکو اپنے ہاتھہ کو ظلم سے **فائدہ** یہہ جو حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ یعنے چوری کرنے و جھوٹھ بات لکھنے و تصویر بنانے و مس ذکر کرنے و مارنے و پرائی عورت کے جسم پر ہاتھہ ڈالنے وغیرہ سے اجتناب کیجئے کہ یہ ظلم و گناہ کبیرہ مین داخل ہے - پھر اگر کسی نے دوسرے برادر کو مارا یا کچھہ اوسکا چرایا یا لکھہ دیا تو وہ صبر کر کے معاف کر دے اور اسکا بیان ہم اوپر مکرر کر چکے ہین پھر جب ایسا آدمی کریگا تو وہی مارنیوالا و چرانیوالا اوسکا عزیز ہو جاویگا - **صحیح بخاری و صحیح مسلم**

مین ہے ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول کریم صلعم نے صدقۂ فطر کی حفاظت پر مقرر کیا تو ایک آنے والا شب کو آیا [illegible] القصۃ الطویل آدمی
کی شکل ہوکر غلہ سے بھرنا شروع کیا [illegible] اوسکو مین نے پکڑ لیا [illegible] نہایت عاجزی کیا آخر کو اوسے چھوڑ دیا صبح کو جب
مین حضرت کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا یا ابا ہریرۃ ما فعل اسیرک البارحۃ غرض اسیطرح کئی رات آیا
ہر روز اوسکی غریبی وعاجزی پر رحم آتا چھوڑ دیتا آخر کو ایک روز پکڑکر دربار شافیہ حضور عالیہ کو لے چلا سارق نے
کہا دعنی اعلمک کلمات چھوڑ دو مجھکو بتلاتا ہون ابھی مین تم کو ایک ایسا کلمہ کہ فائدہ دیگا اللہ ساتھ اوسکے یعنے
جب بستر پر سووے تو پڑھ آیت الکرسی کو پس تحقیق ہمیشہ رہیگا تجھپر اللہ کیطرف سے فرشتہ نگہبان ولا یقربک
شیطان حتی تصبح اور نہین نزدیک آویگا ابلیس تجھ تک پس چھوڑ دیا مین نے اوس عاجز مسکین چور کو
پس صبح کو آپ نے فرمایا اما انہ صدقک وھو کذوب وذالک شیطان ٹھہرا ہو تحقیق اوسنے سچ کہا
تجھ سے یعنے واقعی مین وہ آیت بڑی مرتبہ والی ہے اور اس بات کا وہ کاذب تھا کہ مین غریب ہون اہل و
عیال والا اور پھر چوری نہ کرونگا مگر پھر آتا اور بہان تو کہ وہ ابلیس شیطان تھا **فائدہ** خیال کرو مسلمانون
صحابہ کیسے رحمدل تھے کہ چور کو کئی روز پکڑکر چھوڑ دیا۔ پھر اوس وزد نے بھی ابی ہریرہ کو ایسی عمدہ چیز دی کہ
قیامت تک کہین نہین ملسکتی سبحان اللہ احسان بہ احسان ایسا ہی ہوتا ہے آپ سے ذرا خیال مین لائیے
صحیح بخاری وصحیح مسلم مین ابی موسی سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلعم نے فرمایا اشفعوا الحدیث
سفارش کرو تم ثواب پاؤگے اور حکم کرتا ہے اللہ اوپر زبان رسول اپنے کے جو کچھ چاہتا ہے۔ یعنے اے
صحابہ تم سمجھا بوجھا کر مدعی کو راضی کرو کہ بدلا نہ لے۔ ہمارے حضرت کا مطلب یہ تھا کہ آدمی سعی سفارش سے
اہل حاجت کا کام نکالدیا کرے۔ اور مدعی کو بھی چاہئے کہ مہربانی کرکے اپنے مجرم کا جرم معاف کردے
حضرت نبی رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ایسا ہی اپنے مجرمون ظالمونکے ساتھ کرتے دیکھو **صحیح بخاری**
وصحیح مسلم کے کتاب الطب مین ام المومنین عایشہ صدیقہ سے روایت ہے کہا کہ لبید بن الاعصم یہودی
نے جب حضرت کے شانہ کے بالون مین جادو کرکے چاہ ذروان مین ڈالدیا تھا کھجور کے بالی کے غلاف مین
کرکے تو آپ نہایت ہی کمزور ہوگئے جب آپکو فرشتون نے خواب مین بتلادیا تو ساتھ موذتین کے اللہ تعالی سے
دعا کی پس جب مزاج مبارک کو صحت ہوا تو مین نے کہا یا رسول اللہ افلا استخرجتہ یعنے آپ اوس ظالم
ساحر یہودی کو سزا دیجئے شہر بدر کیجئے پس آپ نے فرمایا اما واللہ فقد شفانی واکرہ ان اثیر علی احد
من الناس شرا یعنے اللہ نے مجھکو شفا بخشی صحت دی مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ لوگون مین فتنہ فساد اوٹھاؤن
فضول شور وغل مچاؤن **فائدہ** مسلمانون ذرا خیال شریف مین لاؤ باوجود قدرت اوسکے قتل پر مگر اوس
جادوگر ستمگر سے دفع شر کے مصلحت اور اپنے مزید کرم ورحم سے خیر الانام نے انتقام نہ لیا بلکہ فرمایا لا یرحم اللہ

مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ اور یہی فرمایا مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ ہمارے رسول الثقلین شفیع المذنبین سید کائنات
خلاصہ موجودات فخر عالم سید ولد آدم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ساحرینکا فرقہ کے ساتھ
ایسا معاملہ کرین اور اپنی زوجہ محبوبہ عائشہ صدیقہ کو خاطر کی تسلی دیکر فرمادین کہ میرے متکلم کو جانے دو رحم
کرو بھلا دو چھوڑ دو۔ اور امت اسکے صادق خلاف ہین کہ اگر کہین مجرم کو پا دین تو اونکو لیٹے باندھکر
ٹانگ دین بلکہ دانت سے کاٹ لین۔ سو اب مسلمانون کو لازم ہے کہ اگر کوئی خطا فعل ناسزا کسی
مسلمان سے کبھی ہو جاوے تو اوسکے درپے ہووے یعنے شہر مین نہ پڑنا بدگمان نہ ہونا تہمت نہ لگانا بیعزت
نکرنا اگرچہ اسوقت تمہارا دور دورا ہو پول بالا کیون نہو بلکہ جہانتک ممکن ہو پوشیدہ کرے اسمین تمہارا
بھی بھلا ہے **کما قال النبی** صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ھٰکذا فی الصحیحین
عن ابن عمر وفی روایۃ لمسلم عن ابی ھریرۃ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ وَلَا یَکْذِبُہٗ وَلَا
یَحْقِرُہٗ عَلٰی بَعْضٍ وفی روایۃ لھما عنہ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ اور جامع ترمذی مین
باسناد حسن ابی الدرداء سے مروی ہے آپنے فرمایا مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ بِالْغَیْبِ رَدَّ اللّٰہُ عَنْ وَجْھِہٖ
النَّارَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ جس شخص نے روک رکھا عیب کو اپنے بھائی کی بیحرمتی کے خوف سے اوسکے پیٹھ پیچھے
تو روک رکھیگا باریتعالیٰ اوسکے منہ سے دوزخکو یوم التناد **فائدہ** مسلم کی روایت جو ابی ہریرہ سے اوپر
تحریر ہے اوسمین آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ تقویٰ دل مین ہے بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یَحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ
کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ کافی ہے آدمی کو اتنی برائی کہ اپنے برادر مسلمان کو حقیر
جانے ہر چیز مسلمان کی اوپر مسلمانکے حرام ہے خون مال آبرو اوسکا یعنے جو لوگ اللہ الرحم الراحمین مالک
الملک رب العلمین سے خوف کرتے ہین وہ مسلمانکی حقارت نہین کرتے نہ اونکو حقیر و ذلیل جانتے۔ بس یہی
تقویٰ ہے۔ **مولانا** شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز وغیرہ فرماتے ہین کہ تقویٰ جو ہے
وہ صدر مین باطن کا مخفی عمل ہے کسی مسلمان کی حقیقت حال کسی کو معلوم نہین توکسطرح حقارت کرسکتا
ہے پس جو شخص متقی ہے وہ مسلمانکی حقارت نہین کرتا۔ اسی لئے آپنے فرمایا آدمی کو اتنی برائی بس ہے کہ اپنے
برادر مسلمان کو حقیر جانے مسلمانکی تو ہر چیز مسلمان پر حرام کیا خون کیا مال کیا آبرو اوسکا۔ کذا فی اللمعات
وسبل السلام ونیل الاوطار وفتح الباری ومرقات وعینی وغیرہ۔ **صحیح بخاری وصحیح مسلم**
مین ابی موسیٰ سے اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا فی روایۃ لابی داود عن ابی ھریرۃ
باسناد حسن اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ الْمُؤْمِنِ ایک مسلمان دوسرے مسلمانکے حق مین مانند بنیاد عمارت کے ہے کہ
وہ ایک دوسرے کو مضبوط کئے رہتا ہے۔ اور ابی داود کی روایت باسناد حسن ابی ہریرہ کہ مومن اپنے بھائی مومن

کا آئینہ ہے **فائدہ** یہ تمام احکام حضرت کا جو ابن عمرؓ کی روایت سے اس خاکسار نے یہان بیان کیا اشد ضرورت
روا ہین ایسکے اوپر بھی ہم آپ لوگون کے پیش خدمت کر چکے ہین اوسے براہ مہربانی عمل مین لائیے تب
اوسکا نتیجہ دیکھئے و والیقین ہے ۔ یہی اوسی نبی رسول کا حکم ہے جسنے پیشاب پینے و خنزیر کہانے و دختر سے نکاح
کرنے و رسول کو گالی دینے سے منع فرمایا ہے ۔ اور مطلب ابی موسیٰ کی روایت کا یہ کہ تمام مسلمان حکم ایک
مکان پائیدار کے ہین کہ وہ آپس مین ایک دوسرے کے تقویت مددگار ہمیشہ رہتے ہین جب اونکو دیکھتے ہین
تو نہایت بشاش و خوش دل ہوتے ہین اونکی غیبت نہین دیتے عیب پوشیدہ رکھتے غیبت نہین کرتے ہین
ہر حال مین ملاوٹ کرکے تمام بات بنا لیتے رہتے ہین بدگمان نہین ہوتے کیونکہ بدگمان گناہ کبیرہ و اوزکذب
ہے اور فحش نہین بولتے کیونکہ اسسے نبی اللہ کو تکلیف سخت ہوتی ہے جب فحش سے مخلوق کو رنج ہوا تو اللہ
و رسول بھی ناخوش ہوا ۔ بلکہ بڑی نہایت تعجب ہے کہ جو لوگ فحش بات والسخن سے لوگونکو تکلیف دیتے ہین
تو اسمین ابتدا کیا باعث کہ مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ کا کچھ خیال نہین صحیح بخاری مین ہے کہ
ایکبار ام المومنین عائشہؓ یہود نے کسی بات پر بیہودہ السخن کہا فقال النبی صلعم مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ
بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ بس فرمایا نبی صلعم نے ٹھہر چپ رہ اے عائشہ یعنے فحش مت بول خاموش رہ
تجکو نرم زبان ہونا چاہیے سخت و بیہودہ باتین کچھی رہ اور دوسری روایت مسلم کی لَا تَكُونِي فَاحِشَةً
وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ نہ ہو تو فحش بولنے والی اسواسطے کہ اللہ نہین دوست رکھتا فحش گو اور
اوس فحش کو بھی کہ جو تکلف ہو فحش کہتا ہے کہ آدمی کے حق لینے یا حق نہ دینے یا مارنے یا گالی دینے
یا غصب کرنے وغیرہ تکلیف دینے پر کچھ منحصر نہین بلکہ جو ایسا سخن کہے بولے کہ جس سے تمہارا انسان کو رنج غم ہو جیسے
کانا وغیرہ تو یہ بھی از احکام رسول کرام شاق اور ضارّ مین داخل ہے سنن ابی داؤد و جامع ترمذی
و مسند امام احمد مین عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت کے روبرو مین نے ام المومنین صفیہ کو ٹھگنا کہا اور بالشت
سے اشارہ کیا فقال النبی صلعم لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ پس آپنے فرمایا بیشک کہا تو نے ایسا
کلمہ کہ اگر ملایا جاوے سمندر کے ساتھ تو البتہ اوس پر غالب آکر تغیر کر دے یعنے سمندر باوجود اس عظمت کے
وہ بھی اس فعل سے متغیر ہو جاوے بس تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا ۔ حاصل کلام یہ کہ جب اللہ و رسول کے
فرمان سے ایسا معلوم ہو چکا کہ مسلمان سب ایک ہین تو اوسپر کبھی ظلم ستم نہ کرے اگرچہ کچھ اپنا حق ضائع ہوا اور نہ
اوسے ہلاکت مین ڈالے ورنہ خود خراب ہلاک ہوگا ۔ نہ اوسکی آبرو لے نہ اوسکو حقیر جانے اگرچہ ہنود کیون نہو ۔ اور نہ
خوار ذلیل کرے اگر غلام ہی ہو ۔ اگر ہر ایک مسلمانکے کام وغیرہ ذلک مین مدد کرتا ہے و ہر ایک تکلیف دینے سے
بچتا ہے تو بس وہی مسلمان و ایمان والا ہے صحیح بخاری مین ابی ہریرہؓ سے مرفوعاً ہے مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ صحیح بخاری وصحیح مسلم مین ہے عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ جریر نے کہا کہ بیعت کی مین نے حضرت سے اوپر قائم کرنے نماز کے و دینے زکوٰۃ کے اور خیر خواہی کرنے کے واسطے ہر مسلمانکے **فائدہ** شارحین مسلم کی حدیث پر لکھتے ہین کہ یہ تمام باتین اللہ تعالیٰ نے البتہ نبی رسول کریم کو عطا فرمائی تھی اور اون لوگونکو بھی نصیب ہے کہ جو مسلمان متقی صالح ہین۔ فقیر کہتا ہے بیشک تمام مومنین صالحین مسلمین متقین کو بھی یہ دولت حاصل ہے جیسے تمام صحابہ انصار اور مہاجرین وغیرہ وسلف صالحین تابعین وتبع تابعین وعلماء وصلحاء متقدمین ومتاخرین و امام مجتہدین واولیاء بزرگان دین وفضلاء محدثین وجمیع مسلمان مومنین کو۔ اے اخوان برادران اخدان دوستان یہ **خاکسار** حکم اللہ ورسول کا بارہا آپ لوگونسی خصوصًا عظم گڈہ کے جیراجپوریونسے گذارش کرچکا ہے کہ کسی کے عیبونکا ذکر مت کرو نہ تہمت لگاؤ بدگمان مت ہو ہر وقت مسلمانونکے خیرخواہ رہو ہر ایک سے سلوک کرو اگرچہ آپ کے رتبہ وحیثیت سے کم یا مشرک کافر کیون نہو ہر ایک معاملات مین امانت ودیانت داری ودین مین بول بات مین ملایم کلام وایمانداری رکھو بددیانتی سخت کلامی فحش گوئی مسخراپن سے باز آؤ کسیکو حقیر وذلیل نہ جانو اور ٹھٹھا کرنیسے بھی اجتناب کرو دور رہو اگرچہ وے فقیر حقیر ضعیف مسکین وبے حقیقت بے ملکیت ونامراد وخراب وپریشان حال کیون نہون بھلا کیا آپکو علم ہے کہ دیگر مومن مسلمان کی قدر وعزت اللہ ارحم الراحمین رب العلمین مالک یوم الدین کے نزدیک کیسی ہے اور انجام کار اوسکا کیسا ہوگا تمام مسلمین مومنین عزت والے اللہ والے ہین **کما قال اللہ** تعالیٰ وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اے عزیزمن جناب محمد ابراہیم صاحب از روئے کتاب الجبار وحدیث سید الابرار کے یہ مسلہ نہایت خوب ظاہر وماہر ہوگیا کہ کسیکی بے عزتی ہاتھ زبان سے نکرین اور نہ کسی سے بیحرمتی کراوین اور نہ حقیر جاننے کہ تقویٰ کے صریح خلاف ہے اسیواسطے خاص حبیب اللہ شفیع خلق اللہ محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متقی حقارت کرنیوالا مسلمانکا نہین ہوتا نہ مال وآبرو لیتا نہ خیانت وظلم وپردہ فحش کرتا کیونکہ ظلم مانند خون کرنے کے بلکہ شرک ہے۔ اور ظلم وغیرہ گناہ کبائر کی مذمت تمام کتب تفاسیر وشروحات حدیث مین موجود ہے۔ اور کچھ کچھ حضرت آپ لوگ بھی جانتے سمجھتے ہین اگر حضور مسلمان ہین تو نتیجہ ابھی سے ذیل اوس کا پائینگے ورنہ لاوین دنیا کا عیش وآرام تو بہت کچھ کیا پھر یہ سارا تکلف وہان کچھ کام نہاین آویگا ایک کو نہ یہان وہانکا نقصان ہے۔ بس ہر طرح مسلمان کی خیرخواہی کے کرنے اور اوسکی جسم کو مانند اپنے جسم اعضا کے جاننے ہی مین فلاح دارین وخوشی رسول الثقلین ہے **کما قال النبی** صلعم اَلْمُؤْمِنُوْنَ الحدیث متفق علیہ عن نعمان بن بشیر سب مسلمان مانند جسم ایک شخص کے ہین اگر تکلیف چشم کو ہوا تو بالکل جسم کو بیچین و

رنج ہوا اور اگر سر درد کیا تو بالکل بدن کو الم ہوا۔ یعنے جو کہ مسلمان ہین وہ ایک دوسرے کے مددگار و آپسمین
ملے جلے رہتے ہین جہان وہ کسی مصیبت اذیت رنج غم الم محن مین پڑے سو اونکو بھی فوراً غم و الم ہوجاتا ہے ۔
اور صحیحین مین اونھین سے مروی ہے تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ الحدیث دیکھیگا یعنے پاؤگے تم اے صحابہ مسلمان کو رحم
کرنے مین بعض اونکے بعض پہ اور محبت کرنے آپسمین مانند ملاقات کرنے و تحفہ بھیجنے کے اور مہربانی و مدد
کرنے آپسمین مانند حال جسد کے جسوقت تکلیف پاتا ہے ایک عضو تو بلاتا ہے دوسرا اعضاء بدن کو بہ سبب
درد و مشقت و بیچینی بخار کے **فائدہ** یعنے جسطرح ایک اعضا کے درد سے سارا جسم درد مین شریک ہوتا ہے
ویسا ہی تمام مومن کو ایک تن من ہونا چاہئے جہان جسکو مصیبت آئے پس لایق و مناسب ہے کہ سب مسلمان
اوسکی اذیت مین یگانے ہون خواہ بیگانے مسافر ہون یا مقیم امیر ہون یا فقیر دوست ہون یا دشمن رجال
ہون یا نساء صغیر ہون یا کبیر جماعت کے ہون یا غیر جماعت مسعود ہون یا جھود ہو وشریک ہو کر جان مال تن من
مین سے اوسکے اذیت مصیبت کا بنت کر رفع دفع کرین **اب** یہ خاکسار قلم کو روکتا ہے کیونکہ قلیل
نصیحت و ہدایت بہتر عمدہ و احسن ہے خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ ۔ یون تو جو ازل ابد کا شقی ہے اَلشَّقِيُّ مَنْ
شَقِيَ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ تو اوسے دفاتر کبیرہ و تحریر کثیر درایت بلیغ نصیحت فصیح کافی وافی شافی صافی نہ ہوگی۔ ہمارے
دیار کے احبار سمجھ لین کہ بعد ایمان کے احسان ہے ۔ اور اسلام کی خوبی حسن کلام و طعام و احسان عام و مصافحہ
سلام مین ہے ۔ وہن و تمام بدن سے یگانہ ہو خواہ بیگانہ حسن اخلاق مکارم اخلاق مین مساوی رکھے ہمارے
سرور کائنات خلاصہ موجودات فخر عالم سید ولد آدم شفیع المذنبین رسول الثقلین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ
علیہ وسلم نے کیا عمدہ محبت کا طریقہ وسیلہ رویہ سلسلہ جلیلہ طعام و سلام مین کیا ہے بلکہ اہل بخل کے لئے طعام و اہل دول
کیواسطے سلام اور بھی افضل ہے کہ انکا تکبر و تفخر زایل ہو۔ سلام کا اوب **صحیح بخاری** و صحیح مسلم وغیرہ
مین ابی ہریرہ سے یون ہے اَنَّ النَّبِيَّ صلعم قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ
عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ وفی روایة المسلم لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى
تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ نہین جاؤگے تم بہشت مین حتی کہ
ایمان لاؤ یعنے اللہ و رسول و ملائک و تقدیر و قیامت دوزخ بہشت وغیرہ پر۔ اور نہین صحیح ایمان یہان تک کہ
آپسمین دوستی محبت کرو کیا نہ بتلاؤن مین تم کو ایک ایسی چیز کہ جسوقت کرو تم اوسکو سو تم مین دوستی ہوجاوے
پس وہ آپسمین سلام کرنا ہے **جامع ترمذی** و سنن دارمی و سنن ابن ماجہ مین باسناد صحیح عبد اللہ بن سلام
سے مرفوعاً ہے يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ وفی روایة
الترمذی وابن ماجه عن ابن عمرو اَنَّ النَّبِيَّ صلعم قَالَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ